

فر کلام اردو

م

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ الْفَلَاحِ بِاللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ  
وَاللَّهُ مُتِمِّمُ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

الحمد لله الملاك العلام

که این رساله متحرکه موسوم به

صيانة العوام عن السيئات والآثام

بالسيف المسلول على من انكر ان يقدم الرسول<sup>الملكوت</sup>

درست سعیده وادان حمیده

در مطبع دهلی اردو اخبار باهتیا منبذ  
خاکسار محمد حسین تبصیر مولف ام برکات  
مطبع و غرویه

منتهی



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و سبطی اود خدای مکتبی ہمتا کی زیبا ہی کہ جسے اپنی بندگاہ کی بنیاد کو باشتاد کر کے  
 بنیاد کیا کہ یہ تقدیر کرنا ہی آدم خلقت کریم از او آیا اور از راہ لطف و کرم بی انتہا کی ادنی  
 گواہی ہی بچانی اور ہر ہمت بتانیا و بچرا مضمون فہم مشہون نرفع درجات من نشاء و بنین  
 میں انبیاء و رسل مقرر فرمائی جنکو بصالح حکمت علوم غیبی انہی کے بکلیہ معجزات بارہ اور خوارق باطن  
 ظاہر و محلی و ممتاز کیا اور پھر انہیں ہی بمقتضا مضمون فضیلت چون فضلت بعضہم علی بعض ایک  
 دوسرے فضل خاص تھا اور سبب یقین و اتباع انکی اقوال و افعال ہدایات آیات کی اور صدق  
 و امتداد معجزات بارہات کی اور امتداد سبیل اور مجاہدہ ہمدیہ و تقبال حقدین و مقہرین اور  
 توسلین مجاہدین کو مقبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا کما قال فی کتاب التعلال یا ایہا الذین  
 امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و ما فی سبیلہم اعلکم تقویٰ و اور وہ سلام بی انتہا  
 رسل انبیاء و کرام پر سیما و دو نامہ و دو اور سلام نامہ و دو اور کرم مخصوص و پریم حضرت رب  
 صاحب مقام محمد و حبیب خاص محبوبیت انتظام صاحب اعتبار و اقتداء و آئینہ غایت عظمیٰ  
 تشریف و تہکات و تاب تو سینہ اودانی مقرب بارگاہ حضرت ذی العز و العلی مطلق معاد



عن ابی ہریرۃ کلام ان ہوا لا وحی یوحی قابل حیات خیر لکم و مالی خیر لکم سفیع المذنبین  
رحمۃ للعالمین نور پاک محی طبع سی خطاب ہولاک لما خلقت فلاک رفعت تاب و رفعت لک ذکر  
خصویت انتساب شاد و لعمر کہ روحی و محبتی فداہ البنی الامی سید ولد آدم الرسول الاکرم  
الذی خص بجمیع معجزات الانبیاء و فضل علیہم و علی اہل بیتہما بفضل اللاحہ العبد الذی عظمی  
ما لم یعط احد عنی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء پر ابی و امی فداہ حبکو و حضرت و ابی عطا  
جمیع انبیاء و رسل افضل و علی او تمامی معجزات باہرات میں مثل اونکی بلکہ المبع و رفیق او  
بالا اونسی کیا جسکے لئی معجزہ حب شمس ظاہر کیا جسکے لئی حیوانات و نباتات کو متقا و فرمان  
جسکے کف دست رشک یربضیا میں تسبیح و تہلیل سی شکر زدنکی معجزہ دکھوایا اور سنوایا جسکے  
اشارہ انگشت دست اقدس بالا آسمان قمر کو شق کر دیکھا یا جسکے زیر قدم بالا زمین پر  
سخت کو نرم اور یک نرم کو سخت کر دیا یعنی یک نرم پر معجزہ انقش کا اور پتھر سخت پر معجزہ تقا  
کا کبریا و مرات ظاہر کیا او اور نقش کو بی فرمان او صاحب نقش مہربوت کی مٹی نہ دیا بلکہ  
اوسکی نعین او رسم مرکب کو بستی اثر بخشا نہ ہی نبی کریم خجی رسول اکرم صاحب معجزہ باہر نقش م  
واجب بصلوۃ و تسلیم الواقع فی قولہ العلی العظیم ان ہند و ملائکتہ یصلون علی نبی الانبیاء الذین  
امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد و آلہ کما تحب و ترضی و نعم ما قیل و جاء بہ مولانا  
شاہ عبد العزیز فی تفسیر العزیزۃ یا صاحب الجلال و یاسید البشر من و ہک المیسر نقد و العمر  
لا یکن ثناء کما لا یج بعد از خدا بزرگو تو ہی قصہ مختصر اور کیا خوب رہی کہا کہ جسکے کسا  
انعیب کہا گیا جسکے شیخ عبد الحق محدث و غیرہ کلامی بالبر و بصیرت اپنی تالیفات میں بھی  
ایسی مقام میں تبرکات کہتے ہیں بر زمین کی نشان کف پا تو بود سالہا سہ صاحب نظر ان خوا  
بود اور او پر آل طاہرہ اور ازواج مطہرہ اور صحابہ کرام میں مہدین صلیون و بعد میں جنہوں



معجزات ظاہر و باطنی وارضی و سماوی کو تصدیق و اعتقاد کو کام فرمایا اور شایع اور  
 کئی سیما جنہوں نے خاص اس معجزہ نقش قدم کو نقش دل صفا مندرجہ اپنی کیا اور سہل و سہل  
 عقیدت منظر اور ذہنی ساعی اور دلیل راہ ہدایت رہی جنہیں محمد شین و اہل سیر کو سند ہو رہی  
 قدرت و آل و ہی مطہرۃ القلوب محزن علوم از سبب عنہم از جنہوں نے طہریم تطہیر الدین ہم کا انجام  
 یاسیم اقتدیم استہدیم کر ہم ہستہ و رضی عنہم در ضوا عنہ اور رحمت جو جواد اللہ تعالیٰ کے اون  
 محمد شین پر اونہوں نے ایسی معجزات اپنی اوراق تصنیفات و تالیفات کو زینت و بیوت و رواج  
 سینہ بی کینہ مومنین با صفا و صفیات و خواہر مبرات از صفیہ معتقدین اہل لا اور طبایع  
 موت مطایع متوسلین اہل تقاریر باعث اور سبب نقیض اور تقاضا کے ہو کر ہم ہستہ و غفرلہم و سکون  
 بحکومت جنانہ و رضوانہ بعد حمد و صلوة کی ادل سبب الیفین اس عجائز شریفہ کی کتب ہی فقیر  
 خاک پاؤں ایمان حضرت سرور انبیاء و مرسلین بندہ مسکین محمد فرید الدین عفی عنہ کہ امی بیامو  
 سلمان و ایمان و اور زبیر شناسان حضرت افضل الانبیاء تمام خوف و عبرت کا اور مطہر فتن و  
 کا اور محل استغفار و استعاذہ کا ہی استعیدہ و ابائتہ من و سادس شیطان الرحیم و استغفر و استغفر  
 انغفر الرحیم انکار مخالفین دین سید المرسلین تو ایک نظر کہ معاذ اللہ وہ سہی سی سکر من اصل  
 رسالت تو تصدیق معجزات کی چنانچہ خاص ان ایام میں بعض بعض بندہ و نو سکبہ انگریز  
 مدرس انکار معجزہ شوق الفہم من چند روز سی استبداد و اصرار کو کام میں لاری میں اور معاذ اللہ  
 نسبت ساتھ موضوعیت اور مصنوعیت کی دی رہی میں لیکن یہ ایک فریاد و شہرہ و شہرہ و شہرہ  
 قیامت کے کہ بالغ عاقل مدعی علم دین اسلام تقریرات حضرت سید عالم سید بیگے آدمی کا قلیہ کا  
 اب منقلب و جاو کہ صفی قلب اثر صدق و ایتقان معجزہ بارہ نقش قدم شریفہ و سول زینت  
 بالکل سلب محو ہو جاو کہ معاذ اللہ نسبت اپنی تالیفات و تالیفات و تالیفات میں ایسی معجزہ بارہ

مبشر



۵  
کی ابداع و احداث دلیل بر مان کو کام فرمادی جسکی وقوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم کی نبی  
خود مقرر ہو اور اپنی پیغمبر سے بفضل کے نسبت باوجود موجود ہونے کی کتب محدثین میں یک نام نہ ہو  
حتیٰ کہ العیاذ باللہ خاص رسالہ نفی معجزہ مرقوم ہے لکھی اور اس نفی پر گواہیاں و دلائل بی اصل نہیں  
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام پر نقش کر دی اور ایسی رسالہ کی اشاعت میں سعی فرمود عمل  
میں لاوا اور معاذ اللہ نفی معجزہ کو حق اور توبہ توبہ رسول کو باطل تعبیر کر دی یہاں تک کہ عنوان  
رسالہ پر باد ہو آیا یہ جاو الحق و زہق الباطل کہ ملاحظہ فرمائی اور اس رسالہ کی اول نمایان ہو گا  
لا حول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواص ہو کہ کہا دین اور عوام صلا میں مبتلا ہو تفصیل  
اجمال اس مصیبت کبریٰ اور دایرہ عظمیٰ کے پہرے کہ میان نہ حیرت نامی ایک صاحب کرام قدیم  
مرکز بوم عظیم آیا و مقیم حال شہر دہلی جو چکی دنوں و رات شباعتہ حلت بوم ہی غفلت بردار  
ہو گئی اور اسکی استحلال میں ہی سعی موفور عمل میں لگتی اندنوں او نہیں پہنچی سوچی ہی معجزہ  
نقش قدم رسول اکرم کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدہشیات کے معجزہ مرقوم ہے برکت  
انار اور انہماک حرمت مواقع اعجاز پر علی رغم حدیث و زواہیات مصرحہ کتب محدثین و اہل  
معتبرین باخبر خصوصاً مخالف مرویہ حضرت صدیق اکبرؓ نہایت باطلیل و دہوکہ باز خاص عام  
کا فہ اہل اسلام میں غفلت پر داز اور تفرقہ انداز ہو میں یہاں تک کہ ایک رسالہ خاص نفی  
معجزہ مرقوم میں شایع کیا اور کیا بیاد رہی کہ مصرحہ مخالف مصدقات و سلا کثیرہ صاحبین  
دینی مضمون تراش کر بی اندیش روز موعود اور بی باس لحاظ روح مطہر رسول مقبول کے مرقوم ہو  
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین میں بکثرت موجود ہے بنام نہاد بعض بعض کتابوں شنیین  
معجزہ مرقوم کے جھوٹ موٹ و سطلی بیگانی عوام نادان قہقین کے لکھیا یہی اور انکار اسکا بطرف تمام  
سلف صالح ملاحق و نامر و اعتراف کر دیا تاکہ ناظرین دہو کی میں پڑیں کیونکہ کتب سلف



اس نامہ میں کسی نظری کی دیکھ سکتی ہیں اور اس سار کو دیکھ کر کہیں جیسی ہو جاوین تاکہ اپنی نعم میں حصہ  
سوا و اعظم تہیں اور زیادہ تر بہادر لکھنا جا، الحق و ربوق الباطل کا عنوان پر کما شہر الیہ نہیں  
یہ حرکت شنیعہ ہے یا سخن یا بہو انفس یا مفاد معاف منہ اس علی دین ہو کہ ہم فیہ علی من  
اس ننگ ڈھنگ سی جلوہ فرما ہوا، و قد علم بالاصواب کیا مفاد انہ شہ کیا ہی اور مسلم علم مذاق  
و سیاق کلام محمد میں احادیث کا یہ حال ہی نام سار کا دلیل حکم فی نقلی اثر القدر رکب ہی کہ ہر صاحب دین  
و امانت ماہر فن بلا صرف اسمیہ ہی سی بسم تہ بقول مشہور حقیقت اخوند صاحب معلوم شد زیادہ تر  
بیاد اور با بیت علی حضرت کی برو باہر ہو سکتی ہی یعنی تہو اس لقب لغت عربیہ و ہر ہمارہ و استعمال  
عرب کا جانکتا ہی حد دلیل کا علی چاہی کما یدل علیہ کتب اللغۃ جہان محمد و کم کلام بلاغت التیام میں فی ہی  
سبحان تہ اور پھر اس وہ اور استطاعت پر باہر خط مذاق و سوق عبارت حکم ضعیف و کذب کلام  
اہل حدیث کو کام فرما سکیں ان ہذا الشی عجاب اللہ اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہ یہ ہی مجاہد ہی  
رسول مقبول کا کہ پہلی ہی بسم تہ صرف تسمیہ ہی میں با بیت فضل و کمال و جہل علم کسب جاو تاکہ  
ہر دی علم پر چھو مصرع قیاس کن رنگت ان میں بہادر حقیقت و عو حدیث فہمی اور مذاق و سوق  
مقال اہل حدیث منکشف ہو جاو اللہ تعالیٰ حفظ و امان میں رکھی اطفال کتب خانہ کلاس بیادری  
اور جہاں سے جو حیران اور ہر صغیر و کبیر اہل ایمان اس حیات پر خسارت سی انگشت بندان ہی خدا  
کسی گوی محمدی مقرر فیصل ایل احمدی دان و زبان قلم پر لکھی اپنی سلم رسول اکرم کی اثر قدم نسبت  
کیونکہ اسکتا ہی اور لکھ جا، الحق و ربوق الباطل کو ن سلمان اسکی عنوان پر لکھ سکتا ہی پھر تا بجا ہو جہل  
پیر ان سیر کہ انک الہ الا لا اھنیت اھنیت ایسی بیت منقلب ہو گئی کہ حاصل سی مجاہدین و بیت کتب  
مسئور متکاثر سے منکر ہو اور صدق اسکا منقلب ہو کہ ہم کو ہو گی منی کہ جس تصدیق رہا تہ حضرت  
اکبر ہی با کل سلب ہو گیا بلکہ ملاوہ اسکی با وجود او عالم و فضل تہ مذموم ہو کہ وہ فتر کی سی



ایسے کہ یہ اکثر ان کو کام میں لایا کہ کوئی عامی و بازاری بھی ایسی جرات کم کرتا ہوگا یعنی جس جس  
 میں ثبوت و وجود بدلائل و براہین موجود ہیں وہ جرات اُن کو بھی نام نہاد بن کر ان کے یونہی  
 ثبوت ہکا بنین پایا جاتا ہے کہ تصدیق اس مقال کے محل تفصیل میں تمہیں عمل میں آئے گا اللہ تعالیٰ  
 میں رکھی بر بلاسی مقام عبرت کا ہے دیکھا جائے کہ سنگ سخت تو مٹا کر ہو اور بغیر مٹنے کی مٹی امر  
 کو کیا کہا جاوے کہ قبول ہو خود بخود و شکر ہو جاوے اور لوگوں کی صفی ت قلب مٹنے کا اور لپیٹا رہنے  
 او سکی ہندام کا سا ہو اور جانکا ہی کرے اور مصداق مضمون آیت تم تست قلوبکم کا ہو جاوے و نعم  
 ما قبل و جاوے الحق اللہ ملوی فی جذب القلوب سنگی و نباتی کہ درو خاصیتی نیست بہ زاد می دان درو  
 معرفتی نیست شفا ہم ہند و ہم ہند و حفظنا و جمیع المؤمنین من قسا و القلوب کے متعلق الجبوب  
 صلی اللہ علیہ وآلہ المختصر چونکہ اکثر عوام ہی اس رسالہ کی سبب یاد دیر حیرت میں سرگرداں چاہے فضیلت  
 و ہلاکت میں افتان و خیزان پا جاتی ہیں اسلئے یہ پیچ میرزہ استطاعت او سکی رد اور مجاہدہ کی  
 استعداد و خدا و التبتہ رکھتا ہے بخوف مسئلت روز عدل و داد و نظر صیانت عوام عن السیئات  
 و الامام و الفساد و ہر سکوت دامن و زبان سکیم بر علی الخصوص اس زمان و اوان شیوہ طغیان میں بیشک  
 ترک و جب جانتا ہی سو محض بیاسی ایمانی اعلان حدیث و روایات ثبوت معجز و مرموہ رسول سبحانی کو  
 کہ کتب و سیرت پریمین بتواتر و نگاہ شرع وجود میں مع جواب شہاد و سادس شکر صاب و اپنی  
 او پر لازم کیا اور اس عجیبہ میں روایات منتشرہ کو مجتمع کر دیا اور نام ہکا صیانت العوام عن السیئات  
 و الامام اور لقب ہکا سیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول رکھا یا الہی قبول کر سکا اور  
 سرگروہ منکرین کو جمع توابع اور لواحق کی توفیق فریق اور بدایت نصیب کیا و سو وعدہ سے بجا  
 دی اور تمام متنبوئی کو انکار و نجات سے محفوظ و مصنون کر کے انت حسنا و نعم الوکیل اسی بیابا و مسلمانوں کو  
 اسکے تحریر میں بجز افادہ عام کے اس خادم علی کو کس طرح کی غرض اور نجات افکار و نمائش علم و فضل

یہ ایک عجیبہ  
 ہے کہ اس حدیث سے  
 ہر ایک کو نصیب  
 ہو گیا ہے  
 اور اس کی  
 تفسیر میں  
 بھی کچھ  
 باتیں  
 ہیں



کا نہیں اسلیٰ محض نظر برکت است ثابت بنیٰ اور دین معنی ابوسع صلیٰ علیہ وسلم لکھتا ہے اور بیان عبارت عربی  
ہی ترجمہ اور سکا ہے اور دین التزام کیا ہے اور وقت نکات علم سے مگر پاس پرانی ہو اور خواہ  
در گذر مقصود امید ہی ہر صاحب نظر سے کہ بفحو مقال بدایت اشغال لا تنظر الیٰ من قال انظر الیٰ  
قال اس جیسے زیر کچھ خیال نفرادین جس جس کتاب معتبر کا حقیر اور دینا ہی بالقل عبارت لکھتا ہے  
بقو ملاحظہ اور تطبیق عمل میں لا دین اور بعد تحقیق و تحقق کے صادق و کا ذکر حسب تحقیق یہ عالم  
فرادین اور اگر ایماننا بمقتضای خاصہ انسانی کہیں سہو و نسیان اس ضعیف البیان سے سرزد  
ہو تو ازراہ غور و کرم معاف فرادین اور اس کے کار کو بدعا خیر خاتمہ یا دین لا دین اور شاعت  
اس مجال کے محض اتفاقات ہند مساجد میں رکبین کہ دورہ قرب قیامت کا ہی عوام پرچار  
تو ایک نظر خواص بہر ضعیف الاعتقاد ہو جاتی ہیں کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہیں اکثر مشغول رہتی ہیں  
بستحوال دنیا میں جہاں کہیں حدیث و فقہ کی درست نامورست حوالہ دیا غویب ہو جاتی ہیں اور عوام  
آجہالی میں المتعمق نظر اختصاص صرف ایک مقدمہ اور دو باب اسکی مقرر کیے مقدمہ میں علی سبیل الاجمال اثبات  
دشوت ہے اس بات کا کہ جو فضائل اور معجزات پر پیغمبرین جدا جدا ہے وہ سب ہی پیغمبر میں جمع  
ہو چکے زاید اور بالغ تراویسی بائبل میں میان نور تفصیل ہی حدیث و روایات بجزہ تفصیل  
رسول اکرم کی سرفہر شبہات متعلقہ محل اور قیاساً کذب میانوں منکر حسب بہادر باؤ بیمن  
رقہ ہی اور دوسرے شبہات کا جو خاص منکر حسب کو عارض ہو میں اور انکو بدلائل لا طائیدہ  
فرما ہو میں اور کشف ہستار اور غلط باز یوں اور غلط انداز یوں کا جسے خاص عام ہو میں آتی ہیں  
مقدمہ مداول اجمال اتنا جانا چاہی کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلام سے ہے کہ جو فضائل و معجزات  
اکمل پیغمبر کو حق تعالیٰ نے اپنے فرمائی وہ سب ہی پیغمبر کے لئے عطا کئی بلکہ اونسے ابلاغ اور فائز  
بالا تر ہر معجزت کے لئے عطا فرمایا کہ یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہے اس پر علماء محمدی نے

مقدمہ  
بائبل  
برہان



فی احادیث جو اس باب میں ہیں کتب صحیح معتدہ میں بہرہ بری میں اگر وہ اس جگہ سب نقل ہو دین  
 نوکت بطویل مرتب ہو بہرہ ہی کا مقصد تمام تفصیل نہ لکھی جاوے اسلئے صرف اشارہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم  
 وغیرہ کتب صحیح سیئہ کافی ہی کہ خود حضرت فی بعض نکتہ شہار بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی  
 حدیثیں بغیر شمار کے ہیں پانچ باتیں یہ اشال ان مضمون تو لکھی بہرہ حدیثیں میں کہ ان باتوں کا  
 فصل محمد علی الانبیاء و علی اہل بیت و علی الانبیاء و علی اہل بیت الحدیث اور الامام سید  
 آدم الحدیث و اعطیت خمساً لم یعطین احد قبل الحدیث ان بتد بعثنی تمام الاخلاق و می اس لافعال  
 وغیرہ کہ ان سب کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے اور بشیر ملاحظہ سے الکی ظاہر ہو گا کہ کس طرح علی فضیلتیں و معجزات  
 اپنی حضرت بیان فرماتی تھے جو کہ الکی بغیر نہیں رہتی لیکن بشیر کلمہ لا فخر ہی بتہی شاد کرتی تھی  
 یعنی حضرت کو ان برگزینی ہی کچھ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انسی ہی زیادہ بالا مرتبہ  
 رکھتی تھی المختصر کہ یہ امر اجماعی منصوصی ہی کہ جو معجزات الکی بغیر نہیں تھی ہمارے حضرت میں مع شہی علی  
 اشیا، زاید تھی سو حقیر جواب لدنیہ اور خاص فی قاضی عیاض ہی میں سے نقل کرتا ہوں کہ یہ وہ وہ  
 من من منکر صاکی نزدیک ہی ہو جاوے قرار و لکھی بیت مقبرہ میں بلکہ بشیر و لکھی لمعات مضامین یہاں لکھ  
 سی روشن ہی کہ انکا قول حضرت کو بیت مقبول ہو گا سو کجول قوۃ الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص  
 رسالت بنا ہی قریب تر اب اول میں دیکھو گی کہ خاص موجب لدنیہ میں ہی بکمال تصریح و حج و ہر  
 کہ زور شور سے موجود ہی لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری ہے جو کہ حاد اور جامع ہی تمام مطلوب  
 مقصود لکھی کو دو دو میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان وہ نوشتا برین عادلین مقبولین منکر  
 صاحب اجماعی ہی کہ درحقیقت قاعدہ کلی اور قانون عام منصوصی ہی و اسطی اثبات اور ثبوت تمام  
 متنازع فیہ کے جسکا ہی جابی لکھی ہو اب لدنیہ میں موجود ماخص فی شہی من المعجزات والکرامات الا  
 ولبنیا کا منصوص علیہ اور شفا قاضی من باین الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا و عند نبی مثلہا



او ما ہوا بلغ سہما و قد نبہ الناس علی ذلک الحاصل کہ جس میں معجزہ اور کرامت سی ہر ایک نبی حضور  
 ہی و حسب ہمارے نبی کے لئی ہیں یعنی اس نام مجموعہ کے ساتھ ہمارے پیغمبر امتیاز و اختصاص کہتی ہیں کہ اس  
 نص کے ہی سب علمانی اور مشہور معجزات ہر نبی کے یا پیغمبر تراویس سے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبران بی شک  
 تو ہر نبی کے معجزات و معجزات میں اس قدر ہر ایک مندرجہ اجماعی کو نقش خاطر صفا مظهرانی رکھتا ہے تو جو  
 معجزہ کسی پیغمبر کا صحیح اور مستند پاتا ہی بیشک و شبہ چون و چہرہ بغیر کسی سند و دستہ لال خاموش  
 معجزہ کے خاص ہمارے پیغمبر کے لئے صدق دل سے یقین و اعتقاد اسکا ہمیں لازمہ ایمانی ہے بلکہ اسکا  
 اسکا مخفی ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت و اعلیٰ میں صعب تر ہے خط و اعتقاد سی اسکا صواب  
 لازم کی نسبت کو پاس جن کو لوسی دور کریں بد او استعاذہ و استغفار جن یہ سقیمہ استغفار اور استفادہ  
 لازم جانین احادیث صحیحہ صحاح اور مصححات و اشبا و غولہ و حفظ قرآن و سورچ لین کہ خطم نظر مد  
 و آیات آیتہ الہیہ اول کے کہ خاص نبوت نقش قدم مبارک و نقش غلبین بکہ نقش سم خیر نگارن ہوا  
 میں ہی پادشہ اگر بالفرض و تقدیر کے کتاب معتبر میں خاص نام می رسول مرانی ہی باقی یا نہ  
 کسی یا اس و غیر معتبر سے ہی سنتے تب ہی نبوت و اقرار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی او کو  
 ضروری ضروریات ایمان سے کما انصوا علیہ و جا کہ ہم غیر محدثین و نقباء دین اس کثرت تخصیص  
 قبول رقم فرماتی ہیں کہ مرتبہ شیوخ نمایان ہر کہ انون کے نام تو ہم ادنیٰ میں بدلی دینی میں  
 اور روایات اور حوالہ نام ہر ایک صاحب کتاب یا بال دل میں ملاحظہ فرمایوں گے اور غور و فکر لین کہ یہ  
 اصل حدیث و نقد صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے ہر معتدین ثقات اسلام صحیحہ میں  
 اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں و نہ وہاں ہم صاحب ہوا ہر ایک نہ معتبر نہ صاحب شیخ عبدالحی  
 محدث محقق مسلم اقبوت شیخ جمال الدین سیوطی جسی استاد صاحب سیر شامی امام آثار جامع  
 روایات و تالیفات ہر صنفی غیر منکر صاحب ہے کہتے ہیں امام ابو بکر عربی شامی موطا



امام مالک علامہ علی بن عثمان الدین حلبی محدث صاحب النشان العیون فی سیر الامین المامون  
 حافظ احمد بن محمد مقرئ صاحب فتح المتعال حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر شیخ زین عابدین  
 صحاح حافظ حسن دیار بکری صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبع نقاش پور شیخ ابن حجر عسقلانی  
 ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زہری تلمیذ ابن قیم محدث حافظ مزار جابر کی صاحب  
 شتر الجواب صاحب قرة العناظر شیخ محمد اودی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین راز حافظ  
 شمس الدین مشتق صاحب معراج سبع شرف الدین ابو عبد اللہ محدث سطرئ حافظ ابو نعیم  
 حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد النوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا مقبول  
 منکر صاحب پیرایسی شریطہ الخمیسر امان انصاری سجانی کہ بلا تشبیر یا منسی سے بھی فایق تر اور ابغری  
 اگر منحرف ہوئے تو از اب علی را سخن اعلم من خوار و زار اور سوا اور پس ہوئی تلبیہ لطیف  
 سہ پہی واضح ہو کہ ایک آہ تہ اور ظہور مجرہ رسوں مقبول کی با اینہما شہور و شغب نگار دستہ اند  
 زور بجزو مضموں اعجاز مشحون بقولون بانواہم مالیس قلوبہم زبان قلم اضطراب شیم منکر مردود  
 برعم رباعی کسی کتاب شیر معقدہ معہ نقض ذہم کی ساختہ نکل گئی کہ زمین نقل کجا ہی ہر جہا  
 ہاں ستارخ خوب تر ہر جہ کمال است کمالا کجھے خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات انجہ خوبان  
 سہار نہ تو نہادار حاشیہ غمخیم رسالہ منکرہ پر اور اسطرح مضمون ہذا ترجمہ شکوۃ ساختہ در  
 مولینا مولو اسحق صاحب من ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل دستہ داد ہی بلکہ بطریق لغت  
 سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون رقوم خلاصہ ام احادیث و مفاد و تال ہر اب تمام مراب  
 مصرعہ منصوصہ صاحب مواہب قاضی عیاض حسی اور نہ بطریق مبالغہ اصبن کمالا کجھے علی الصطن  
 اللہ کیونکہ مضمون انجہ خوبان سہار نہ تو نہادار عین مفاد و مراد ہی ماحض نبی ہستی الحمد  
 لم یوت نبی عجزۃ الا عند غنا الخ کا ہم ایک اور عنوان سے بطریق اہل نیز ابھی کہتے ہیں دھم

اور اسطرح مضمون ہذا ترجمہ شکوۃ ساختہ در  
 مولینا مولو اسحق صاحب من ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل دستہ داد ہی بلکہ بطریق لغت

اور اسطرح مضمون ہذا ترجمہ شکوۃ ساختہ در  
 مولینا مولو اسحق صاحب من ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل دستہ داد ہی بلکہ بطریق لغت

اور اسطرح مضمون ہذا ترجمہ شکوۃ ساختہ در  
 مولینا مولو اسحق صاحب من ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل دستہ داد ہی بلکہ بطریق لغت



ہو کہ بر جہد منقولہ مفصلہ باب اول سے تفسیر نام جو من عوام اہل ایمان کی قریب نظر ہو  
 مکان نظر بر حضرت شمس العظمیٰ حضرت شمس مبارک صیبا کے جو کہ منظر طیفہ معقولہ ہندوستان اہل  
 ی سبکدوش رکھتی ہو در بعض دیوالات دینی ہو بھو لکھنؤ انیسویں صدی عفویم اور سبکدوش  
 ہو کہ نام و میرا من والا کلام فی ہر کردی میں نا کہ بخوبی صحت سے کہ زمین زمین و مقبولہ طرہ دینی اور ہر ایک  
 سطق خود کوئی چاہے ہمارے صاحب اگر چہ یہ عقل اور اسے نصیب میرا کہتی تو خود فکر کو کام فرما دینا  
 نہ کلام سرقا و عوۃ الشرف صاحب سوانح سید صاحب شفا مقبولہ میں اپنی اور میرا تفسیر کر دے  
 انکی ہر شکل اور بدیدہ انکے کلام کے فوت غرض کہ سول کریم کا شمس وسط ہندوستان و شمس کا  
 سبب نہ معجزہ اثر القدم فی البصرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آتہ منصوصہ اکل معجزات ابراہیم  
 و ... منصوصہ ثابۃ لبنا فی حیرۃ اثر القدم فی البصرۃ ثابۃ لبنا کہ میں البصرۃ جامع المفسرین  
 ہر قدر انکے عظیم الایم تحت قورائت فی آیات بیانات مقام ابراہیم ویران صدقہ بکبر اول صاحب  
 موسیٰ ۱۷ خاص فی البیان المعجزات و اکرانۃ الاولیاء کما نصوا علیہ اب خود شمس صاحب  
 صغیرہ و انکی اقران و خواتین جو ہماری موجب تحسین غلط قاضی عیاض ہی کہی قرار دیا کہ  
 صغیرہ امر قورۃ ہندوستان حاصل رسک بر جو یہ مطلوب ہو مارا اور سب اہل ایمان کا شمس صاحب  
 ہر مریض انکار معجزات و سوغیہ کی اور جو انکی مرض کو اس سے ہی شفا ہو تو یا نسبت بہ صفت  
 مصداق ہر مریض من بصلۃ بیدار من ما د اور ذی استحقاق ہو بکبریات و دعا فی قلوبہم من  
 فراد ہم ہر مریض بلکہ قابل انداز و خط ہونگی ارشاد یہ کتاب لہذین ملخوا فی البلاد النور  
 قیبا انفا و نصب عینہم ربک سوطہ اب ان ربک تبارک و تعالیٰ اعادۃ ہندوستان و جمیع المومنین من  
 المسارۃ الاعتقاد الی یوم التناد یحق محمد وآلہ الامجاد یہی تہوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الایمان  
 کہ عطا پکمال صاحب انفا حاملان خواتین کے لئی بھی ہے نہ صرفہ کا حاصل ہر مریض و نورانی



**باب اول** ای بیایو سلیمان نواب یکم جو حسیں دل سے تفصیل حدیث و روایات کے مستند مختصر  
 نجات و عبادت کے نصیحتات کتنے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی شیعہ کو پونہ می من اور  
 کس قدر شہرت رکھتا ہے محدثین میں کہ انکار کا انکار اصل یہ بیانات مثل انکار کہ ویدیتہ زاد اللہ  
 و شرعاً کی ہی اول بسم اللہ بسم اللہ بدنیہ مقبہ القول اور مقبول اور اگر منکر صحت صحت لکھا جاتا ہے  
 بذو عبارتہ و صفا انہ کان اذ امشی علی الصخر فاصت قدماہ فیہ کما ہو مشہور قدماہ حدیث علی  
 الہیہ و لفظ بہ اشعر اوفی منظومیم و البلاء فی منوریم مع اعتقادہ بوجود و شرع فی  
 ابرہیم فی حجر المقام المنورہ فی التزلزل فی قولہ تعالیٰ ایات بیات مقام ابرہیم علیہ السلام تعینہ و اند  
 اثرہ سلیمہ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطن ابرہیم فی الصخر و طیبہ علی قدیمہ حافیا عمر علی  
 و با فی البیاض من حدیث ابی ہریرہ عن معجزۃ ماثر ضرب موسیٰ فی الحجر ستا و سبعا اذ فرج یوبہ لہما  
 اذما خص بنی شعی من المعجزات و الکرامات الاولیٰ شد کما نصوا علیہ مع یوہ ذلک جو  
 اثر حفری بغلۃ علی قیل فی مسی بطینہ حتی عرف المسی بہا حیث یقال مسی بغلۃ و ذلک  
 الہ من سترہ اسرار فیب لکیون ذلک اقویٰ فی الایۃ و اوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ من ذلک  
 اتنی اویتہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلیٰ منہ انتہی خذار ابی یحییٰ کوئی صاحب نصیب معاف  
 عبادہ خاص ابرہیم کی آد غور کری کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومہ میں اس محدث کی کام  
 ہی اور کس نوعیت و توصیات تحقیق اس معجزہ کا تائیدات متنوعہ معجزات ابرہیم موسیٰ و اسم غلہ  
 و غیرہ دشمن و دشکار کی جس کے ظاہر و باہر سبب کہ ثابت ہمارے پیغمبر خدام کی کس قدر کثرت شہرت  
 اور کس تہ اعتبار رکھتا ہے علی سلف و خلف میں اور باور ہی کہ اسکی مثال امام سبکی رحمہ اور ابن خطیب  
 و صاحب قرۃ المناظر وغیرہم مرجع فقہاء و محدثین سلف و خلف صاحبین میں نہ مثل نظیری و نظیرہ  
 اور سودا و سیر و قسبہ نہ اشارت ہے مثال مسئلہ مقدمہ مصر مصر علیہ و فضلا شہرہ الخضرین

(Extensive marginalia in Urdu script, including commentary and additional text, is present throughout the page, particularly on the left and right margins.)



سید اسلم بن علی بری کہ محمد بن اسلم این دو دانت خواہ نظم میں لکھیں خواہ ستر میں خوش ادا  
 مقبول اسلم ایمان ہی اور یہی دیکھ لینا چاہی کہ بموجب تصریح اس مفسر مقبول شاعرے نقش سحر  
 مسیہ بغداد میں مناسبت ہو یہ ہے کہ طبع تر ہے معجزہ ابراہیم سی و صدق ابغیر مبادیہ صبر و سفا  
 قاضی غیاث نمایان ہے چہرہ نصف کو چاہیے کہ رست مازی یا افتراہی داری سولے فور کے کہ مافی  
 مین استمول چند کتا بونکے خاص اس کتا ب کا نام ہی غضب خدا کا بدین مضمون لکھیا ہے کہ معجزہ ترور  
 نہیں ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر لکے کہ اگر کچھ دم  
 یا نصف غیر ہر اب ہی نسبت تجریر صاحب مویست لکھتی تو کون موندہ لڑتا تھا کہ کب  
 کردہ کثیر محمد بن ہر خیم ہوا ایک نام غیر کہ یا تو کسے زبان پر سے لیکن چونکہ وہ صاحب دم  
 توت بلکہ پدم وجود خاص تصریح نام نہایت رقم فرما جو تو اب اسی موعی علم مرکب کذب اور  
 لی کجی اثر استحال کے اور کیا تصور کیا جاسکتا ہے یا یہ کیا ہے کہ انکا معجزہ تو اثر ہے استحال کا اور  
 انکار عدم ثبوت وجود در کتا ب مقبول مرقوم ظہور معجزہ رسول ہے کہ از بسکہ انکا معجزہ نقش مرقوم  
 قلب پر نقش ہے اور قلب پر نسبت بقصدیق اسکی پردہ لڑ گیا چشم بعیت از سر تا پای بصر کو  
 تو بشار چشم سر پر پردہ لڑ گیا مرتبہ کو یاد دزد کا پیدا ہوا کہ کتا ب مرقوم مضمون خدا کو  
 اصلا دکھائی ہی نہ دیا اللہ اپنی حفظ و امان میں کہی مضمون آیت ختم اللہ علی قلوبہم علی سمعہم  
 علی ابصارہم غف وہ کا مصداق گویا مجسم ہو کر نمودار ہوا ہے نہ اگری یہ خدا میں کہیں کہ سہو  
 سے اسکا یا نام نہیں لکھ دیکر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہ عند رنگ قابلیت درج قبول کے  
 نہیں کہہ سکتا کیونکہ جواب میں متاخرہ اشاعت کیا فرما دین گئے بلکہ ہم کہتی ہیں کہ یہی حال  
 از اہی زمین کر او سوقت ہی بصر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض انتقدیر غیر مرقوم  
 خدا کا نام اشاعت و ظہور عمل میں آیا تو ہی خالی از معجزہ یا اثر استحال نہیں غایب اور ہوا

سید اسلم بن علی بری کہ محمد بن اسلم این دو دانت خواہ نظم میں لکھیں خواہ ستر میں خوش ادا  
 مقبول اسلم ایمان ہی اور یہی دیکھ لینا چاہی کہ بموجب تصریح اس مفسر مقبول شاعرے نقش سحر  
 مسیہ بغداد میں مناسبت ہو یہ ہے کہ طبع تر ہے معجزہ ابراہیم سی و صدق ابغیر مبادیہ صبر و سفا  
 قاضی غیاث نمایان ہے چہرہ نصف کو چاہیے کہ رست مازی یا افتراہی داری سولے فور کے کہ مافی  
 مین استمول چند کتا بونکے خاص اس کتا ب کا نام ہی غضب خدا کا بدین مضمون لکھیا ہے کہ معجزہ ترور  
 نہیں ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر لکے کہ اگر کچھ دم  
 یا نصف غیر ہر اب ہی نسبت تجریر صاحب مویست لکھتی تو کون موندہ لڑتا تھا کہ کب  
 کردہ کثیر محمد بن ہر خیم ہوا ایک نام غیر کہ یا تو کسے زبان پر سے لیکن چونکہ وہ صاحب دم  
 توت بلکہ پدم وجود خاص تصریح نام نہایت رقم فرما جو تو اب اسی موعی علم مرکب کذب اور  
 لی کجی اثر استحال کے اور کیا تصور کیا جاسکتا ہے یا یہ کیا ہے کہ انکا معجزہ تو اثر ہے استحال کا اور  
 انکار عدم ثبوت وجود در کتا ب مقبول مرقوم ظہور معجزہ رسول ہے کہ از بسکہ انکا معجزہ نقش مرقوم  
 قلب پر نقش ہے اور قلب پر نسبت بقصدیق اسکی پردہ لڑ گیا چشم بعیت از سر تا پای بصر کو  
 تو بشار چشم سر پر پردہ لڑ گیا مرتبہ کو یاد دزد کا پیدا ہوا کہ کتا ب مرقوم مضمون خدا کو  
 اصلا دکھائی ہی نہ دیا اللہ اپنی حفظ و امان میں کہی مضمون آیت ختم اللہ علی قلوبہم علی سمعہم  
 علی ابصارہم غف وہ کا مصداق گویا مجسم ہو کر نمودار ہوا ہے نہ اگری یہ خدا میں کہیں کہ سہو  
 سے اسکا یا نام نہیں لکھ دیکر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہ عند رنگ قابلیت درج قبول کے  
 نہیں کہہ سکتا کیونکہ جواب میں متاخرہ اشاعت کیا فرما دین گئے بلکہ ہم کہتی ہیں کہ یہی حال  
 از اہی زمین کر او سوقت ہی بصر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض انتقدیر غیر مرقوم  
 خدا کا نام اشاعت و ظہور عمل میں آیا تو ہی خالی از معجزہ یا اثر استحال نہیں غایب اور ہوا



اور اگر بغیر دیکھی کتابہ مرقوم کے نام لکھ دیا تو از بس جرات عطیہ اور اس کے حلال سی حال ہی میں  
 فرض ہمارا مطلب کہیں نہیں جاتا اور پھر کہتے ہیں کہ کیا کرینگے اگر دکان نام ہی ہوتا تو اس طرح کہتے  
 ہی کہ اسے تفصیلاً فسوس صدہ فسوس یا اینہما دعا فضل اور علم مذہبیت کذب افترا اور پھر دریا  
 معجزہ مخبر صادق و متکب ہونا اسکا مقام بہت ہی ان ذالشی عجاب فاعترفا یا اولی الالباب اس  
 یسی ذی مغفون کے اور ایسے صاحب جرات تو کئی صدہ ایسی مضمون آید مثل ہدین حلو متورثہ شہد  
 یحیو کسل الحار یحیل اسفارا اور ایشا و شہد کسل اندی بستوقہ نارا و دوسری حضرت محمد راوی  
 جامع المعجزات میں لکھتے ہیں کہ ما مشی علی الحجر الا کان تحت قدمیہ نزکاۃ عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ قال  
 لیلۃ الغار اثر قد می النبی علی الحجر کما یشی علی الطین یقلت یا رسول اللہ ان الکفرۃ یعرفون انما  
 قد سبک یظرون بنا فقال امحر یا ابابکر فمسحۃ قد یثلاثون بدلتا ای ہذا یوسلما فوجدنا  
 غور کرد اور دیکھو کہ صفحہ دوم میں رسالہ منکرہ کی صفحہ ۱ کی کسی ایک صحابی اختیار یا بعینہ اسی  
 باسناد ضعیف ہی یہ معجزہ ثابت نہیں ہوا پھر سوچو کہ ایسی صاحب صدق و حیا کو کیا کہنا چاہیے  
 معلوم کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ زیادہ کونسا اور صحابی متصف بخیر اپنی اپنی توجیر کیا حکم  
 اور افضل ہو نہیں سکتا کہ نبی الامواج فریبست جماعت کی سبکی جانتا ہے کہ کون بجا ہے یا نہ  
 فکر کریں کہ کس جماعت میں شامل رہے یا اس حدیث و روایت مرتبہ ضعیف سی بھی کتر کسی اور ڈھب سے  
 تعبیر کریں جس میں کسی طرح کا ضعف ہوتا وہی نہیں اور اگر بالفرض یہ بات ہو تو بھی اوکا کذب  
 ادعا صرف وجود ایک کتاب معتد میں ہر کیف ہی رد ہا برسی نہیں معلوم ان صاحب کو کتاب نظر نہیں  
 تو کذب بیانی سے کہ مفاد ہی بخیر بلاکت میں ڈالتی نادقیق امت مخبر صادق کے اور شاگرد  
 روح سیر کہ آج کے علاوہ انکار معجزہ کے ایک تو ہوتا کہ کسی صاحب سے باسناد ضعیف ہی ثابت نہیں ایک  
 مکذبت حدیث کہہ کر کے ایک ہکانا لوگوں کا ایسی دبو کر سی جس ہزار نام عام و خاص نا تفہیم

دوسرے

دوسری  
 سو اوٹیاں لکھیں  
 تقاریر میں ان کے  
 نہایت عجیب و غریب  
 کیا ہے ان کے  
 یہ قرار دیا کہ یہ  
 آخری اس



Handwritten marginal notes at the top of the page, written in a cursive script.

مین پرین ایک کان ہر اور لی عیسائی فاضل اجل اہل ایمان کی حفظ شدہ یہاں عیسائی  
حافظ من دیار بکری صاحب الجہنم نے احوال نفس لکھتی ہیں ان کان ہر شرفی ازل معلوم ہیں  
الصخرۃ تحت قدمیہ کذا نقل الامام فخر الدین الرازی امیہ کہ حافظ عام عقلاً اولی الاقبام  
ابن علم کلام اس مقام میں ہی غور سے توجہ دلی کو کام فرادین کے اور یاد رکھیں کہ حافظ حسن  
بکری کی اس دایت نزعم منکر صاحب کا اور دعواد کا باہتمام قابل ہو فخر الدین راز صاحب  
تفسیر کبیر کے ساتھ مدبراہیم کے بوجہ حسن حاصل اور ان کی دہو باز یونکو کہ اسطی سبکی عوام طلبہ  
خوان بہا اس نقل و تصریح صاحب خمیس نے جیسا مشورہ کر دیا کیونکہ جانیگا تانیہ یہ دہو کا دیا جائیگا  
اور چہٹی صفحہ میں کہ فخر الدین راز ہی تفسیر کبیر میں قابل ہو میں بخاصہ حضرت ابراہیم سو طاری  
شہادہ امام دیار بکری کے کہ تکریر فخر الدین رازی پر تفسیر کبیر حوالہ ہو خیال ملاؤ منکر صاحب کے ایسے مختصر  
خلا واقعہ ہی معاذ ہرگز یہ غرض فخر الدین کی مکی بنین کی یہ معجزہ آنحضرت میں نہیں ہوتا اور تصریح و توضیح  
تمام فائدہ مقام دوم میں ہم باب دوم کے کہ اپنے نوئے فی مخصوص تفصیل صغیر اشکے منکر مؤلف شریف  
عمل من آئی فانتظر وادع کہ روا چوتھی شریح جواب میں کہ چون برسنگ می رفتی پوریت سنگ تر  
قدم مبارک تن سوار پانچویں تیج جلال الدین سیوطی اور استاد صاحب شیرازی اپنی کتاب انوار  
فی ضیاء الجہنم لکھتے ہیں وما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی ضیاء کان اذا اطلی علی السحر  
اشرفیہا چہٹی علی بن بران الدین محدث انسان العیون میں لکھتے ہیں رایت الامام السیّد محمد  
آخیر قدس فی الاحیاء صیغہ قال فی تائیدہ واثر فی الاحیاء مستیک ثم لم یوثر برمل او جلیا  
رطبہ قال تارحما ولعل عدہ تاثر قد مر الشہد فی ازل کان بعد ذلک الی الغارای  
فلبس کان ذلک فی کل رمل مٹتہ علیہ کان اذا رفع قدس عن ازل یقول لابی بکر  
ضیح قدک موضع قد فی رمل تاثر اوردہ باختر سیدہ لیثجہ المشرکون فی طلبہ سافونہ

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the discussion or providing additional commentary.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, likely concluding the text or providing further references.



۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



Handwritten marginal notes at the top of the page, written in a cursive script.

فرموده بود در حق مبارک را بر روی بناوه و بر سنگ دیگر اما را صانع است و مردم بهیمه  
تبرک می جویند منتها اهل ایمان غور کریں که کس کثرت می و کس کم و چه ثبوت بخیر و سم خیر حضرت  
اور خود حق کتی کا نشان تبر بر او پیر انگوبو کا اثر او بر پیر کت لینا او شسته اسکے مالی مرید مطهره  
ان خطا من سلف کس تفصل محمدی تحریر می بود ای بنین معلوم ان منکر حب کی عقل پر کیا پرده پر کیا  
حس باطل جاتا را پیر رویین ام علی بن بران آدین سیر بر قوت اسعد من لکنتی من عن  
الامام ابی بکر العربی حیث قال فی شرمه ملوطا مالک ان صخرة بیت المقدس من حیث التبع  
فانها صخرة شعانی وسط المسی لانه قد انقطعت من کل جهة لا یسکبها الا لندی یسکب  
السما ان تقع علی الارض الا بان فی اعلا من جهة الجنوب فیه م النبی حین کب البراق قد  
من تلك الجهة لبیت و فی جهة الاخری اصابع الملائكة التي اسکتها لما قلت من تحتها  
التي انفصلت من کل جهة حتی حلقه من سماء و الارض انتفعت لبیتا ان ادخل من تحتها  
لانی کنت انان ان سقط علی بالذنوب ثم بعد مرة دخلتها فرایت العجب العجیب فی جوارها  
من کل جهة فترا سفصه عن الارض لا یصل سائر الارض شی و لا بعض شی و بعض الجبال  
استه انصلا من بعض صولیه من ابن خلیف محمد بن حلیل بعد من اینی قصیده من کفر  
جانب غیر خدام کی داس پڑا تبا و کذلک لا اثر شیکه الثری و صخره غاصت به تدماک  
سمر وین صاحب قرة المناظر که علی سے ب میں میں لکیتے ہیں غلط تعلیق گراہ غلط  
حکما کانت تعین النعلیه الجده جس پوچھا کہ حضرت کی تعلیم کا نقش تبر پر ہوگا جو طبع تر بر تبر  
قدم پر ہم سے کہ پابر بندہ تبا و سابق ہی یہ سخن مسرور ہو پوز میجو مکرر است اشارون  
یہ کہ ب فتح المتعال برج سل شیخ الحی فذا المحدث سید الشیخ محمد بن احمد المترلی المهری الشافعی  
ال و در ان اندک ان لا یقع علی ولا یزال فی السمر لا و ان کان اذ اشک لا یزال اثر فی

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the text or providing commentary.

Handwritten notes at the bottom right corner of the page.







بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

مطری گفتہ کہ نزد ابن سید انارست نزد درہ از چہ قبل کہ میگویند اثر سم بعد از حضرت پست و  
در غربی اثر سم بعد از آرنج مبارک آن سرور است کہ بر آنجا نکیہ کرد و بر سنگ پراثر انگشت است  
و مردم زیارت آنجا تکرار می جویند انتہی کیمسونین پیر شیخ عبدالحق محدث مروج من بہتر  
مین اگر نرم کردہ شدہ بد بر او داد و نرم کردہ شدہ سنگ سخت بر او گذشت انتہی کیمسونین  
ابن جوزی کتاب دفا بمقبول منکر ہادین بکنتی من قال ابو نعیم فی قضا و خل سول مد افار  
مال بہ الی الجبل لیخطف شخصہ عنہم فالان شدہ الجبل حتی ادخل بہ و استروح الی حجر من جبل  
فلان رحمتی اثر فیہ بزرگ و ساعدہ و ذلک شہور بقصدہ الی حاج ویر و عادت منہ  
بیت المقدس کسینۃ العین فریط بہ دابتہ و الناس یقسمون بذلک الموضع الشکر الی  
الیوم یقیمہ اس جگر پیر ہم یاد دلا دتی من کہ منصف با خبر یاد کری او دریکے کہ شل برالہ  
کہ اس کتاب کی نسبت ہی تہ لیرافر کو منکر بہا در کلام ذوالکلی من نقل عبادت او فی منہ جو ہر  
منہ کے حاشیہ پر اس لہ کی بکند ہی اور حیات بہ مصر کہ کتاب فی بن جواز کو کہ اس با و فصل  
معجزہ الہ تنگ کو بہ محقق روایت کرنا ہی اصل کتاب ہے کوئی منصف تعجب دی پیر روح منکر  
تحتفہ ہے و اگر نا جائز ہے جیکہ کہ ایسی ذی کرہ ابو حنیفہ ت قرآن اور ہادہ غرض  
کردہ گاہی پو سنا کیمسونین ح فہ عبدہ تہ شیعہ حہ التا سوار دان نور من ایہے من  
اگر کچھ ہی یا س شیعہ یا نیکا منکر کو ہو تو غرق شرم من ڈوبا جائے اور پیر کیے بعد انکار اح  
معجزہ رسوں کردہ کار زبان پر آوی بر صا ایمان کو لازم کی غور سے اس خاطر من جنونی  
ارشاد دوام کو بغور دیکھے وہ بہ ہی و اما معجزہ اثر قدم البی علی الصخر فقد بلغت عندہ مبلغ  
استہ نعل منکر لم یظفر الی کتب اسیرہ احوال خیر البشر انہی لیسے حافظ مدوح فرہ من ہی  
معجزہ قدم ہی کا تحقیق پوئی ہے نزدیک پیر حہ بونہی شہر کو منہ اس شہر کو چوبیس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

...



۱۔ ملک این زمین نظر کی طرف کتب سیر کج حال غیر البشر کی ایسا یسویں پر صاحب فتح المتعال  
 ۲۔ کج حق میں قدرت بصر حرکت بستره سلطان الجرم الی انصر فایبائی المی ر حوائیہ اثر قدم  
 ۳۔ بقال ان اثر القدم النبویة والناس یزورونه وقد راد الیکاث **افو تیسویں** محمد عبد العزیز  
 ۴۔ صاحب الکتبی من عن قاسم القرطبی ان معجزة اثر قدمیه علی الصخرة معجزة یابرة قد اثبتتها الحقوق  
 ۵۔ فی تصانیفهم من الشقات وما تکلم بعض الجید الا ان لم یقال علی عدم سند هذه المعجزة من طرف  
 ۶۔ جلد و عدم حارسته روایات الحدیث المأثرین للاباات والاحادیث والروایات انہی یسویں  
 ۷۔ سعید بن منصور دلائل النبوة من لکھنی میں یعنی روایت ایسا دین تر قوتہ تصدیر مرد یہ صاحب  
 ۸۔ فتح المتعال ساتھ اس یادتی کی بعد فاجاب لغیر اعادہ اسکا بحث اسلی صر زیادتی لکھی جاتی ہے  
 ۹۔ واقیل ان ظل حیدر کان یبرق فی الشمس ولم یشرق قد الشرفیة فی الصخر فهو قول لا یقبله الفحول بالقبول  
 ۱۰۔ وان قبل الجہول **اکتیسویں** ابو عبد اللہ فاضل قصیدہ ہنرمین لکھتی میں او یتم التراب من  
 ۱۱۔ قدم لانت حیاء من شہب الصفا **ایسے** ایسا ہتہ چو منی مٹی کے قدم انحضرت سی نرم ہوگی انہ  
 ۱۲۔ روضہ شرم علیے اوس کے پتھر اور اسلی شرح منہج مکین بن شجر ابن حجر مکی جو لکھتی میں مندر بہادر کان  
 ۱۳۔ لگا کر سنین یہ عبارت شیخی نہ بدک علی انہ منبغی لک ایسا الغافل ان شیخی من فی لفتک کا جا  
 ۱۴۔ ایک لاکھ ادا علت ان الحجر الاحمر شیخی نہ لایقی علی صلابتہ مع منی علیہ فشق علیہ صلابتہ  
 ۱۵۔ فلان سہیل مشہ علیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان یقی علی فنی لفتہ مع ملک کلیل اوصافہ  
 ۱۶۔ ثم بذالذی ذکرہ الناظم وغیرہ من تکلم علی خصایصہ لکن ملا سند وعبارة اسکی فی خصایصہ  
 ۱۷۔ واما اور دہ زمین ای صاحب الصحاح فی خصایصہ کان اذ اولی علی الصخرة اثر قیما انہی  
 ۱۸۔ ایسے جنبہ کرنا ہی صاحب قصیدہ ساتھ اسکی او پر سبب کے تحقیق لاین تیری ہی نامی فل کے شرم دیاری تو  
 ۱۹۔ انی فانی لفت کر فیسے ساتھ اسکی گامی طرف تیری اسلی کہ جسٹہ جان ابانونی کہ خلقی پتھر شیخی شرفیہ

۱۔ صاحب فتح المتعال  
 ۲۔ جلد و عدم حارسته روایات الحدیث المأثرین للاباات والاحادیث والروایات انہی یسویں  
 ۳۔ سعید بن منصور دلائل النبوة من لکھنی میں یعنی روایت ایسا دین تر قوتہ تصدیر مرد یہ صاحب  
 ۴۔ فتح المتعال ساتھ اس یادتی کی بعد فاجاب لغیر اعادہ اسکا بحث اسلی صر زیادتی لکھی جاتی ہے  
 ۵۔ واقیل ان ظل حیدر کان یبرق فی الشمس ولم یشرق قد الشرفیة فی الصخر فهو قول لا یقبله الفحول بالقبول  
 ۶۔ وان قبل الجہول **اکتیسویں** ابو عبد اللہ فاضل قصیدہ ہنرمین لکھتی میں او یتم التراب من  
 ۷۔ قدم لانت حیاء من شہب الصفا **ایسے** ایسا ہتہ چو منی مٹی کے قدم انحضرت سی نرم ہوگی انہ  
 ۸۔ روضہ شرم علیے اوس کے پتھر اور اسلی شرح منہج مکین بن شجر ابن حجر مکی جو لکھتی میں مندر بہادر کان  
 ۹۔ لگا کر سنین یہ عبارت شیخی نہ بدک علی انہ منبغی لک ایسا الغافل ان شیخی من فی لفتک کا جا  
 ۱۰۔ ایک لاکھ ادا علت ان الحجر الاحمر شیخی نہ لایقی علی صلابتہ مع منی علیہ فشق علیہ صلابتہ  
 ۱۱۔ فلان سہیل مشہ علیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان یقی علی فنی لفتہ مع ملک کلیل اوصافہ  
 ۱۲۔ ثم بذالذی ذکرہ الناظم وغیرہ من تکلم علی خصایصہ لکن ملا سند وعبارة اسکی فی خصایصہ  
 ۱۳۔ واما اور دہ زمین ای صاحب الصحاح فی خصایصہ کان اذ اولی علی الصخرة اثر قیما انہی  
 ۱۴۔ ایسے جنبہ کرنا ہی صاحب قصیدہ ساتھ اسکی او پر سبب کے تحقیق لاین تیری ہی نامی فل کے شرم دیاری تو  
 ۱۵۔ انی فانی لفت کر فیسے ساتھ اسکی گامی طرف تیری اسلی کہ جسٹہ جان ابانونی کہ خلقی پتھر شیخی شرفیہ







سی قریب ظاہر ہوئے ہی قول شارح میں سی ترخیم کر کے نقل کریں اور تصحیحات صاحب اسباب  
 وغیرہ میں اہل سیر خرمہ سے ما تصدق حضرت صدیق اکبر تک کو پشت رکھو و معجزہ  
 مرقوم کو بلا دلیل غیر صالح الا اعتبار یحییٰ فاعبر و اما اولی الا یصار و در سر نسبت دینی نیز مذکور  
 مومنین مشیق معجزہ مخبر صادق کو خود شعبہ بلند ہی منکر کی کچھ عین عین یہ عین معجزہ اسوۂ جانین کو  
 یعنی کو با حجاب سر در کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت کو ساحر تعبیر کرے  
 ہی کما شہد بہ کہ بت اللہ العزیز المنان احمد قد علی حسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ صلوۃ حسنہ  
 یا یہ کہ جاو کہ اب کچھ کہنا منکر کا منظر صدق المرء یقیس علی نقی کا یاد رہی کہ ترک عبارت  
 حسب عوم منکر اصل مفید مطلوب مثبت نہیں ہے بل عبارت مذکورہ یادہ تر مثبت عامی مثبت ہی کما  
 سیطرہ تقریب علی الفصل اللیس فی چونکہ مثبت کو صرہ منکر از منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرتی ہی سلی من  
 اوتنی ہی عبارت صرہ بیان کردی ہو مگر ناظران بالبصر پر ہو یہاں کہ منکر بیاد ایک مگر قول شارح  
 سمجھ ذکر کیا اور رد و اگر حسین کہ سند یہ ہی پشت رکھا اور اصل مضمون لا یستوی حق بالطل  
 و کتموا الحق و انتم تعلمون اندیشہ کیا تیرے من اس کلام شارح کو حسین کلمہ لکن بلا سند ہی جسے  
 دیکھ کر آپ بیوت ہو میں سند انکار اور مفید منعم زعم کرنا مثلاً اقرار ہی خیانت کی یا اظہار  
 عدم بلوغ مقصود و ام کلام شارح اور سر سر عدم ہمارے ہی اطلاقات و معانی کلام جانہ  
 علی حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کرتی اور محض سوا ہونا محض علما میں بلکہ اس عبارت منقولہ  
 میں ہی یہ خیانت کا ایسی باز بین آئی کما ہو ظاہر علی ظری عبارتہ المتقدرون متقولنا المرقوم  
 المنسخر الصحیحہ بالجدید کہیف مقولہ شارح بہ و طریق قاطع منج انکار منکر ہی  
 اس کو جو ذات کثیرہ بسط و تفصیل ظاہر کرتی لیکن بجای مقصود اختصار ہی سلی من  
 چند وجہ مختصر ہی کجی میں منصف غیر تعسف تعین نظر اگر دیکھی تو واضح ہی کہ منکر کی محض جو کلام



بی بر سند سی اور سبجا نہیں کہ مقصود مرام شارح کی ہی اویسب اسکا صرف عدم بلوغ و عمارت  
 تو یہی یاد میں اکثر احتمال معلوم اگر شکر در ہی فہم د اور ک کو کام نہ مانا تو میند میں معجزہ کی تشریح  
 سند بان اور یہاں تا اول جہ تو کہ ہو جی کی عبارت محولہ شدہ کی مطابقت و ایضاً یہی  
 ہی کہ یہاں من بابرین علم کلام و اسل بلاغت و معانی کی نکات و باریکو کو پادین المختصر کہ  
 کلام شارح ہی کا شمس وسط السمانی بر ہی معجزہ سند ہی کیونکہ وہ ذکرناظم و بعض خیال کو سند  
 کت ہی نہ اصل معجزہ کو اور مویہ سکی ہی عبارت ماقبل و مابعد کا سیفتخ فی الوجہ الثانی منکاجو تو  
 کماں عوحدت و اور حدیث فہمی کا پری لن ترانی سی کہتی ہیں اعجب العجائب ہی کہ کلمہ بلا سند  
 ایسی ہو کہ میں آگئی کہ انکا معجزہ کرنی لگی اگر کلمہ غیر ثابت زبان شارح کی نکلتا تو خود حسب اعجازی  
 منکر ہو جائے کہ مذاق اس کلام کا ہر مصطلح و مذہب پر ہو بد ابو کا یعنی بالفرض اگر لیکن غیر ثابت ہی  
 کوئی محقق بکتا جب ہی ہر حدیث و کلام اس حدیث نفی کو کام نہیں فرما سکتی منکر ہو ہر جمع  
 میں الزاماتین السیحتین المتضادین شاید دیکھا ہی ہو گا و ایسی مقام میں تو نہیں ہو کہ کب کہ نسبت  
 صدیق و صلی کو دیتی ہوگی یا بحرف لکن بلا سند تو انکے اگر غیر ثابت ہی عام نسبت بحدیث و  
 معجزہ مرقوم ہوتا ہی انکا منکر مرد و دہتا اگر کلمہ مقدمہ اور خاتمہ شرح سفر السعاده کو منکر ہو  
 و یکہین اور یکہین تو ایسی ہو کہ کب وین ہم حرر اللطوفہ صرف نظر بہت ہو ایسی عبارت مقام  
 خاتمہ کی نقل کر دیتی ہیں بہ انکے شرح مصنف صاحب تہذیب و تقدیر میں بہ بسیار تو عمل نمود و با  
 فرمودہ است و مقام انعقاد آمدہ و نقلیہ بعضی ازین قوم کہ متوعل بہ درین باب کراہ جملہ از احادیث  
 جرح بلعن نمودہ است بعض حکم معدوم صحت کردہ و بعض بعد م ثبوت و بعض حکم برضعم و افتر نمودہ و  
 بعض خط رد و بطول کشیدہ و حال آنکہ دران میان احادیث است کہ و کتب معجزہ مذکور است  
 و زور ای کلام دین انقضاء محمد بن مقبول و انکہ نقد ترک و احتجاج بہ ان نمودہ مطالعان باب

کہ یہ عبارت  
 نہایت عجیب  
 و غریب ہے



و در این باب در عاصم بن جری مسائل و حدیث و روایات و در هر باب عاصم



۱۶  
 اور جو زیادہ کیفیت اور زیادہ مفصلاً ہو تو عام شدہ اور خاص شدہ کی سیران مضامین کو منقوش نہیں کیا گیا  
 کر لیں کہ وہ مختصر و معین شیخ محمد الدین بن فیروز آبادی سیاحی خاتمہ لکھتے ہیں کہ در باب ایکہ اجماع حجہ  
 صحیح شدہ اور یہ لکھتے ہیں کہ در باب الفیاض حجہ چیز ثابت شدہ اور یہ لکھتے ہیں در باب سیلوۃ طفل  
 کل یرون جرحی صحیح شدہ اور علو و انکی ملاحظہ خاتمہ مرقومہ فطین کو ظاہر نہ کیا کہ یہی قسم ہے  
 بہتری وہ وہ حدیث میں جو صحاح ستہ و غیر ملکہ خاصہ صحیحین میں ہے کہ منصوصی اور صحیح  
 و معین یا سناد مستند اور یا بہرہ ذہنہ المقتضین معراج بالطلاق کہ انہی طوطی ہیں اور ابن  
 کلب صورت و نقد و رد بخوبی محبت جماع قیامت کی انہی کو کہ بعض مستفی و غیر  
 منصوص علیہ کتاب دست ثاب و مصرعہ او فی شعبہ صلوٰۃ نصف کل بروفاہ بن حبت الایمان و علو  
 نہ رکنا قال المحقر الہو علیما سنت جماعت بران جماع کہ ایک عقاید ازاد و ازاد و ازاد  
 سنت جماعت دست اند بران آن فرقہ کہ عمر نام سرط کنند و اجماع قطع شدہ و نقد  
 و بالحدیثی حجت ظنی است و از صحت اجماع قطعی انتہی اور زیادہ تفصیل نسبت یکہ فی  
 نم کل احد و احیاح فی لکبی جو کہ تفصیل ایکہ کی موز تطول و ایشی نام عبارتہ ترجمہ  
 اسد بر طاب مسر کی بخوبی ممکن فوجا من مرام من الظام مختصر یہی صحیح مصدق و ہدی  
 سائنیت ایل یا صحیح شدہ و بعضی نرسدہ و ثابت شدہ با اسہد و اب مرعی مقبول علیا ہے  
 ذوی الاقدام ہی سہل و اگر اشدان کہ غیر اب ہی نام حق بن حجر شامی قصہ من ہوتا رہی  
 سائنیت اور سہدہ معارضی لام کہ بنی و مقبول ہستی صحیح کہ بن کل لاسدہ موسیٰ سب  
 اقل کہ سبائی کہ عدم نہ کہ سہدہ عدم وجود و سہدہ صغیر بنین فی لازمہ ہر عدم سہدہ  
 از اقلیت او ملک جہدہ و لازمہ من عدم تویشی ہو کہ عدم توتہ فی مکتفہ فہم نہ تہ علم  
 بن ہذا الدین ایضا و قد دہدہ الخدب منکر نہ اسہدہ و سہدہ بن ہذا الدین



نہ بخوبی شرم ہی اسلامین ہیات ہیات حس و ادراک ایسا سلب ہو گیا کہ مفقود رہی مگر یا بکا اپنے  
 میں صدق رسول تصدیق شعی الخدیث محبت انکار معجزہ اثر قدم اور تو انفس فی انداز کردا کہ نہ کیا و کسب  
 نہ خندق ایسی کلمات موہنے کا اثر میں کو اپنی پاؤں چاہے ہلاکت میں گرے اور دایرہ تقصیر و عثرات فی فیض دین  
 نبوی و مجاہدین سنت و حیا کا کتب احادیث و اہل احادیث پر وسیع ہو نہیں معلوم نہ کیا و کافی انصاف کی ہے  
 اور نہ بکوشا آخر عمر کرنا چاہتی ہو یہاں انکار معجزہ اثر قدم اصل اصول و حیا اہل عقول پر وہ  
 مٹانا اور توڑنا چاہتی ہو افسوس صد افسوس عین مصداق یہی دعوت اللہ والذین امنوا واما بعد  
 انفسہم و ما یستعرون ہو فارق جمالی ثنی دیکھیں کیا حکم کی کتاب سنت وجہ دوسرے  
 ہم بطریق فہم عام تو اہل علوم دلی الالباب ہم تحریر تقریر صاف ستھری ہو یہی صغائر و کبار کرتی ہیں تاکہ  
 حقیقت حدیث فہمی نہ کیا بسبب ظاہر و باطن و نہ صرف سیاق و سباق و نہ صرف الفاظ و نہ صرف معنی بلکہ  
 شارح کو شوق حاصل ہے کہ بلا سند کہنی سی ہی نظر پر عیاں ستندہ جمعہ کہ نہ صرف کہنی ہیں بلکہ  
 معجزہ پسند معتمد تحقیق ہی کیونکہ شرم مایہ اہل خوان ملک ہی جانستہ ہی کہ بعض کے مدعی ہی اور  
 لکن حرف استہزا اور دسطل رفع تو ہم ناشی اقبل کے تو معنی قول شارح صاف ظاہر ہے کہ اہل علم و ادب  
 اسکی بعض سکھ علی انحصار ہی یہ ذکر کیا گیا کہ لا سند ہی اور جو طریقت پسند زمین لکھتے ہیں جس کے  
 معنی نہ کیا و نہ یہ شرم و دونا معتبر میں کہونکہ پہلی اسے فصیح نہ کیا خود شارح کلام سیاق و سباق  
 حد ظاہر و باطن کا اثر الہی اور پھر خود شارح زمین کو نشان دیتے صاف صحیح تفسیر کرتی ہیں کہ  
 صاف اشارہ ہی اہل پسند کا اسلحہ کہ حاضریں صاف صحیح اسباب پہلے ہی پر کا شہرہ فی وسط لہذا  
 روشن ہو گئی اور انہوں نے اسے کیا بھروسہ کر کے با سند بھی لکھی ہی اور ہم ان کا تہافت و غیبت  
 انفس سے رہنمائی دیتی کہ نئی ذی اعتبار و با وقار میں اندہ حدیث بن کہ صاف مشکوٰۃ تک مشتمل  
 و غمہ ہا اکی کتا ہے صاف اعلیٰ اعتبار و تحریر بغیر با سند اکی حدیث مرد و نقل کرتی ہیں جنہوں

یہاں بھی اس کا اثر ہے کہ بعض کے مدعی ہی اور جو طریقت پسند زمین لکھتے ہیں جس کے معنی نہ کیا و نہ یہ شرم و دونا معتبر میں کہونکہ پہلی اسے فصیح نہ کیا خود شارح کلام سیاق و سباق حد ظاہر و باطن کا اثر الہی اور پھر خود شارح زمین کو نشان دیتے صاف صحیح تفسیر کرتی ہیں کہ صاف اشارہ ہی اہل پسند کا اسلحہ کہ حاضریں صاف صحیح اسباب پہلے ہی پر کا شہرہ فی وسط لہذا روشن ہو گئی اور انہوں نے اسے کیا بھروسہ کر کے با سند بھی لکھی ہی اور ہم ان کا تہافت و غیبت انفس سے رہنمائی دیتی کہ نئی ذی اعتبار و با وقار میں اندہ حدیث بن کہ صاف مشکوٰۃ تک مشتمل و غمہ ہا اکی کتا ہے صاف اعلیٰ اعتبار و تحریر بغیر با سند اکی حدیث مرد و نقل کرتی ہیں جنہوں

یہاں بھی اس کا اثر ہے کہ بعض کے مدعی ہی اور جو طریقت پسند زمین لکھتے ہیں جس کے معنی نہ کیا و نہ یہ شرم و دونا معتبر میں کہونکہ پہلی اسے فصیح نہ کیا خود شارح کلام سیاق و سباق حد ظاہر و باطن کا اثر الہی اور پھر خود شارح زمین کو نشان دیتے صاف صحیح تفسیر کرتی ہیں کہ صاف اشارہ ہی اہل پسند کا اسلحہ کہ حاضریں صاف صحیح اسباب پہلے ہی پر کا شہرہ فی وسط لہذا روشن ہو گئی اور انہوں نے اسے کیا بھروسہ کر کے با سند بھی لکھی ہی اور ہم ان کا تہافت و غیبت انفس سے رہنمائی دیتی کہ نئی ذی اعتبار و با وقار میں اندہ حدیث بن کہ صاف مشکوٰۃ تک مشتمل و غمہ ہا اکی کتا ہے صاف اعلیٰ اعتبار و تحریر بغیر با سند اکی حدیث مرد و نقل کرتی ہیں جنہوں



بشمول صاحب بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی و بیہقی و عینی و حاکمی و ابن کثیر و ابن قیم و ابن حجر و ابن عساکر و ابن کثیر و ابن قیم و ابن حجر و ابن عساکر  
 البسم کا فی سندت الی النبی لا یم قد فرغوا منہ و اغنوا عنہ یعنی تحقیق میں جو نسبت کی حد تک طرف  
 ان تصدیق کی تو گو یا معنی ہند کی طرف نبی کی سلی کے تحت و غریبوں کی واد میں اور بی ہر اکر  
 و ہونے بلکہ اوس سے الحی اسی تالیسی کہ تعلیق ہی مقبول کے مقبول و مقدم ہو میں خیال کے بعد  
 الی عبد بن اسماعیل بخاری بالالتحاق و منہ الاعتقاد و ان اعتماد ہی او سمن نے فرمودہ منہ  
 جس کی بار تمام عمر شیشہ نہ چھوٹا نہ لے پیرین تو دہونہ ہی مبادی کے تو حقیقہ سند و سند  
 طرف زین کے یا بخاری و مسلم کی سلا ہی حدیثی معنی کی الی اصل قابل ہو ہی دیا معنی تالیف و تالیف  
 صدیق اکبر تو ہی یا ابوصہ ان اخبار عن طریق المتن اور دفع الحدیث الی قابل ہو جو دہونہ و باکیو  
 شدہ ان کو ہی تصدیق نقل کرتا و علقہ ہی وغیرہ تو گو یا بتا ہی ابو عبد اللہ بخاری سند ہی حدیثی اور  
 سبطین میں صاحب صحاح جو سوطی نقل کی تو گو یا یکا زین صاحب الصحاح سند ہی معنی مالو یا بولیا کہ  
 زین بخاری لم یعم اسے نقل کرتی میں یہی مقام سند میں کہ بلا سند ظم وغیرہ بخاری و تالیف  
 گرفت کر کی نی انکار نہ فرم کے سند کرتی عبت قصی کہانی ہی اور تصدیق رسول مفعول من ان  
 تالیف مصرعہ لکھا ہوا نہیں مثلاً کیے قسم الخلفہ مقصود تالیف کے زین ظم و بعض سکھ کی مل ذکر  
 ذکر کیا کہ حقیقہ بلا سند ہی چنانچہ سونی سند زین صاحب صحاح ممدوم تصدیق کر کیا سو انکار کیا و تصدیق  
 قد الہی اور ترجمہ سیات نام ہی مثبتہ علم کا کہانی حیات و تالیف فی الحدیث و قول سلا زین و تالیف  
 قاطع حق مستند الی آخر ہما کہ تیر باز است بید کیا ہم اصل عبارت سلا اس طرح شدہ نقل زین میں کہ  
 ممدوم بعد ملاحظہ بطریق خط نام او سلا کے میں علاوہ اسکی ہم ایک و تصدیق ہی سلا اسکی کہانی  
 میں شیعہ جو کہ سلا کی نام کتب فوریس ہما اور سند ممدوم ذکر و محصر و علم تالیف سوانہ و تالیف  
 ممدوم میں صد صاحب دروایا ہے کہ سلا ممدوم سلا در اسناد و سلا در سند سلا کوئی علم





اے میرے دوست! میں نے تجھے یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔  
 اب تو تجھے اپنے آپ پر فخر کرنے کی بات ہے۔

[illegible]

مقام و صاحب الامر - ملا محمد باقر خاں - ملا محمد باقر خاں - ملا محمد باقر خاں

[illegible][illegible]



... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

... از آنکه در این کتاب ...

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]



[illegible]

[illegible][illegible]





[illegible]



بیت بن امین کا مقام ابراہیم ہی کو وہ پتھر ہی سخت نہ ہو اور سین لکھن قدم کا ان پتھر  
کوئی جو اوس پتھر پر ابراہیم نزدیک بناویت یا نزدیک ہانی بی بی اسبیل کے سر پر ابراہیم کا باجیکار ابراہیم  
نی لوگوں کو پہلی حج کی اور اگر وہ ہم کہی کوئی وہیم کہیوا لا کہ پتھر سخت نرم ہو گیا حجی فذون ابراہیم کے  
مثل پتھر ویشی ہے تو یہ وہی فصدت محمد ابراہیم رہا جو دریک مشیت فطرت انحضرت تمام امیاد و سل  
پر ملک تمام مخلوقات یہ باتفاق بات کتا ہون جن کہ تحقیق نرم ہونا پتھر ناخجی قدم ہوا پتھر کے ملک  
خجی راع ابراہیم کی ہی ثابت ساتھ لایا یہ وہی چھتا ہا ہرہ کی جسا کہ نہ دار کی ہی ساتھ  
کا طرح ہے علی محمد بن کا طرح ہے اگلی ہی اور نیکی ہی حق نقصان ہی کے مثل تمام ہی علیہما الحمد  
محمد بن ابراہیم علی اور محمد بن علی اور اسحاق بن ابراہیم کہ اس طرح تصریح کی ہی معاویہ بن صامی  
سبہ سبہ کسی حج اعجاز نہ ہو کے بہت بات ہو انحضرت کی ساتھ رہی کی ہی اوسا ساتھ اسکے  
نماز و اعطاف ان قول اور شخص کا جو کہی ہنا و بن اس حجرہ نہ لفظ کی ہنا و نعینہ بن ف  
مکرب و کر لفظ نہایت اور کچھ نہایت ہی پتھر کویشہ کہی کی بنا ہوا پتھر نہ تھا انکا  
تمام والا تبار و مجاز انرا علم جو اتر والا بن الموابیہ فاضل شہادت و وجہ پتھر شہادت  
تا وہ بن خیر بن ان مہی کا ایک و شہید ہوا و ہر صاحب کی خصوصاً و عموماً ان پتھر ان دونوں  
مست شہد حبال لئی کافی اور کافی ہی لیکن ہمیں نظر نہ آسکتے قر و قعی اور شہادت تمام حسیہ ہنا و  
ہم کے با صفت ضیق حال اسی یہاں سیر و کتب یہ وہی اوصاف ہوتی ہی عجا و ظریف شہادت ہونا  
ذیوار کا ہر کرد با جہین عجا ویت و اہ حضرت ماہ صدف و عمر بن عون و ابراہیم بن علی و سلیمان بن  
و سائر کفر و غیر ہم صاحب رتہ و مدنیہ کا بعضی و ابراہیم صبیہ ہی رغان و ان خند و انوت  
ہم ہی خصوصی غرض ال فصدت ہونا و خوب صفات کمال و صفات ان کی سب صحاح و بیعتہ و عہدہ  
سحر کا یہ ہنا و تو یہ و میاں ہم صنف گواہی کی تکانہ و اہل بیت و فاضل شہادت

نماز و اعطاف ان قول اور شخص کا جو کہی ہنا و بن اس حجرہ نہ لفظ کی ہنا و نعینہ بن ف

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

وسط انہار و دشمن و اشکر کر دیا سیمایا بخود کی گلیں رویت پہلی اور آپسوں اور چودہویں اور ہزار  
اس کی سیون تک اور ستائیسویں اکتیسویں اور سیستویں اور چالیسویں اور اخیر کی دست مقرر تفسیر علم  
کہ محتوی کتنے شہادتوں تصانیف و تنبیہات حکماء و ائمہ کے جلی خطی کس کس کو تین سے و فوق و تو  
سہا و ہویا ہی کہ دہو کا حجات شرح شیعہ پنجہ و خلاصہ تمام سب سگان اور یکا پھر سو گامیدی  
منکر سب و تنبیہات سلف اور نہایت خلف سی متنبہ ہو دیں اور بعد ملاحظہ اور غور و تامل کے کام نہی تو ہوا  
و شکوک صحت و عدم صحت اسناد و پیرہ تیری مراتب نسبت اسی باب و دل میں جواب حاصل کر سکتے ہیں غیریہ  
ایک مضمون میں مصرعہ صد کو منقوش خاطر کہہ منکر جو خیال کر لیں کہ وہ جو صفیہ اسالہ منکر و خدام و جہ  
موضوعیت خبر صحیحہ مر تو میں جناب عالی ایک مضمون بنی دست میں بہت معقول سمجھ کر سار راہ و عملی  
ادب و رت شیخ ابن تیمیہ فصل فرامی میں شخص باب لی کل ہی منصف علی حق شیعہ اسی دیکھی واضح ہی وہ  
کچھ و دہو مصحات صد سے سیمایا توضیح صاحب مولد نہیسی کہ پہلی روایت ہی البصر سکا افضل الحمد  
ابو بکر احمد صاحب تفسیر بیان روایت اخیر ہی سب کی بیچارہ و بیکار بلکہ بیچارہ ہی مکن ہم نظر فرم  
منظر اشکلی منکر و تفسیر قرار و قعی خاص عام موجودات مفصل الذی پہلی سر و دویہ اوسکی رافع کر سکتے  
ہیں اول تو قی کرنا منکر و مفہوم بہار کو نسبت کہ شیعہ لیدہ الاسری اور لیدہ انکار پر لے سری کر سکا  
قیاس ہم انکار و اخو کو مفضلان کتب خوان ہی خدا کا کوئی شخص ان سقا کو داتہ نہیں عام کہ سکتے  
کجا امر و قعی مجمع عام کجا امر و قعی لیدہ الاسر و لیدہ النور جہان ہمراہ حضرت سید ابراہیم کی سوا ذات  
پاک پروردگار باطلہ و حفاظت کا یا صدیق یا غار کی دوسر کا کذا نہیں تباہت صدیق  
دیکھا سو دی راہ و ان کے من منکر صاحب نے صدف تعد و ان کہ نسلی جاتی اور پھر ظاہر  
کر اگر ایسے بزرگوار دیکھتا تو یہ لغاری کی باتوں رسول سب رسول کو چسکا از ادب کفار کی سقا  
ہو چاہیہ ہی کہ محبوب اس کی عمل میں آئی بلکہ حقیقت عند اہل ایمان و الا یقین اس کی



سی ہی دریا معجزہ الہی نمایان ہی یعنی ایک میں نشان قدم ایک میں محو نشان تیر کہ محو مت  
ہی بی ان نہ ممکن ہے اور انی ابلغ و اعلیٰ اول سی ہی یعنی حضرت ابراہیم سی ہی فانی اور الہی  
نشان پس قدم ابراہیم بیان شد بقدران سید ان کریم سی نرم ہو اگر حبیب تھا ویسا ہو گیا سبحان  
نسی مقام میں اگر کوئی شخص خبر ہی کیا ہی سلمان روایت کرتا تو اسکی تکذیب ہی کوئی سلمان  
روایت کرے کہتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر تھا اور جس جگہ ہمراہ سو رہی تھی اور ہی راوی کوئی پوچھے  
منکر یہاں ہی کہ یہاں صاحب تصدیق میں اس فیصلہ کی اس روایت کی کون محض شرعی کوئی آیت یا حدیث  
سی لازم آتا ہی جو نفی اسکی ضروری ہو اور تصدیق ممنوع اسکی سند موجب ہی مدعو ہے حسب طریقہ حدیث  
دیجی دوسرے انفرادی اور عدم روایت دیگران سوا بید انفرادی اس سے ہی بیان مفقودی  
کہونکہ روایات تو یہ ہم غفیر روایات مصدقات بقدر ان کے کتب کثیرہ محولہ حادث و تقاسیر  
بقصیر مکتون عثمان و علامہ کشف الاسرار وغیرہ جماعت کثیرہ موجود اور کاشمیری و سلاطینا  
روشن و آشکار ہیں پھر یہی کہ نامضمر ہو اور حوالہ مقولہ ابن ہمام کا اس مقام پر قابل امان  
ہے گوئی بہت لیجانی ہیں منکر جو عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ پر گیا ہی خدا جائے شہادت  
کو کسی مرض کا نام جاتی ہیں یا کسی عورت کے شکل کے چیز سمجھتے ہیں بقول ابن ہمام گھنا ٹوٹی اکبر  
بندہ خدا یہ نہیں کہتا کہ کوئی کہی کا سنی کا تو کیا کہی کا بہانہ کوئی اور منفرد کہتے ہیں عام شہر  
جماعت جمود وغیرہ کے روایت کی اور روایت اس مجمع میں روایت کی اور تکذیب کے ان منکر کو نام  
ہی ملاح کرین اپنی دماغ کا اور اشتقاق بدود و استغفار عمل میں لادین قیصر اگر کوئی صاحب  
عقل اور نظر اجماع کردہ کثیر متبیین مقربین معجزہ نور و نور و کبھی خود عبارت محو و بندہ  
منکر و ران ہی کہ تم قیہ باز گشت یہ کیا کیونکہ حسب خود منکر بڑا مارتی مع صاحب نگار صاحب شہادت  
تہا مہر اور ناظر ہوا کے محو و انہی رنگا کے پڑ و خیم ہے کہ شہادت نگار یا سیکے اور جو عدم لازم

سبب هم بود هم روایت اسلمی خود از حدیثی که تبتادی بن کایدل علیه السلام  
 بطالع شیخ خر سو واضح بود که صحت حدیثی که تبتادی بن کایدل علیه السلام  
 تو بنات ظاهری علت انکار صاحب سیر رفع موکبی اگر صاحب سیر شیخ خر سو  
 و ده بی شال شیخ خر سو ظاهر کرد که تبتادی بن کایدل علیه السلام  
 برهان الدین خرد و سببی انکارین در شستن جمیع کتیر و جمیع غفیر شال  
 و آیت صراح کل فضل اب و یکمین منکر حیو او یوشمین آدین که مشبه کون  
 تو منق و تطبیق مضمون مستند که ان اورا با چگاه تیر با گشت کون  
 بنو و تامل طالع فرما و کین قول مستقر شیخ ابن همام جو رقم فرمایای که  
 خلق کثیر شستن کین نوید یا منکر بهاد که لئی تمییز بهیسی یادری که  
 زیاد تر باعث عدم تصریح اسامی برایک قابل کا بطریق غنای و سبب عدم  
 المصل قابل علی ما طابق بتعریف الخصال و حاشیه شرح النجیة و غیر ما نسبت  
 انس کی مخرجت بهی واضح و واضح کی از سبب به امور خلوت او خلوت من  
 خرق عادت واقع بودی تپی نو فاص عام بلا خلا ایک زبان را و تو سو کثرت  
 روایت سنی بنیستغنی کرد یا حکایت به به قول صاحب الموابب به مشهور  
 الخلال قد استنبها المختون فی تصانیفهم من الشقاق و کلم بعض الخلیل  
 المعجزة قبول من قسط جلد عدم ماسته الخ و روید سبکی سی تمام  
 و غیره او بهی شامح ایسی مور من مجمع علیه علی ایمان و ایمان  
 و الامام احمد فی ذیل الروایة الاحد و الثانی سوشیه آیین گزینان  
 آیات فضایل سی می سکلف بهین به سو عیانت مقدم سحر سلم اعنی عن ابن سیرین



[illegible][illegible]







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

باب دوم بحمد و ساد و شجاعت منکر کی کہ او میں نے زیادہ سابق سے ہی جعل اثر  
کو کام فرمایا ہی اور دونوں ساد و شجاعت میں آپ نے فرمایا قول و قول صاحب سیرت شامی را  
موجب ہے انجی مفسرین نے قاضی مضیاد صاحب تفسیر کبیر صاحب شیا پور و مراکھ سنی و دیوبند وغیرہ تحت  
آیہ کریمہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم نوشہ اند کہ اثر قدم ابراہیم علی نبیہا و علیہ الصلوٰۃ و السلام  
بر سنگ و خوش آن در آن و بقای اثر آن تا زمانہ حاضر رہا ہے **اقول** بوجہات  
مخبر و شجاعت و ساد اول براء منکر یہی کہ قدم سیر مرقوم میں نسبت بمعجزہ نقش قدم نقو  
نہ ابراہیم مرقوم ی سوطا لیا بن حق و یکدین کہ نسبت تفسیر مضیاد و تفسیر سیر و تفسیر جابر  
بہ نسبت گزیر گزیر انہیں یکدین بتائیں اسی کبرت کلمہ تخرج من ابراہیم ان یقولون الا کہ با  
ہی و صف تو کی ای ہی ہم سے کرتی ہی مصراع چہ دلا ورت دے کہ کیف چراغ دارد لیکن کسی  
مدعی علم و فضل کو خصوصاً دریا بہندام فضایل افضل ارس مصداق ہوگا نہ دیکھا تھا سو  
نکدانی مصداق ہوگا اسکا کردیا جسکا جی چاہی کہ مرقوم موجود میں دیکھتے قریب تر ہم نقل  
کہ بعضی تحت مقام محولہ کی بھی نظر رہا صدق و کذب کی لکھتی ہیں بلکہ کلمہ مرقوم بتائی  
تفسیر مرقوم سے تفسیر غنیمت کہ سیر و اصلاً و نقلاً یہ مقام میں نظر خاکسار ہی ہرگز نہیں کہ تفصیل  
حاشیہ لکھی جاتی ہے بلکہ کتنے تفسیر غنیمت تفسیر مرقوم میں بیکال توفیق و توضیح ثبوت معجزہ مرقوم  
خاصیت با حجاب ختمی آپ تفصیل و تصریح موجود ہے ذکر خاصہ لا ابراہیم خاتمہ تفصیل و  
من بحر ابد کے بحر ابراہیم تفسیر کے ہر ایک عبارت نقل کی گئی ہے فلینظر ولیند کہ دوسرے تفسیر  
ابراہیم شیا پور و مراکھ میں جو خاصہ لا ابراہیم مرقوم تو ادنیٰ ہی معجزہ نقش قدم ابراہیم بقید غنیمت  
الی الکعبہ ہے کہ منکر اوسم نوش جان فرما گئی نہ مطلق غرض اثر قدم ابراہیم دانت و امانت و افضح  
ہو کہ یہ ہر مغفرت مرقوم یہ خیانت بالائے تر ہے تیسرے ایک عبارت عریض جو نام نہاد شیا پور

تفسير القرآن  
ماول القرآن  
القرآن  
تفسيره  
شاه محمد  
صاحب  
مكتبة

تفصیل  
نقشہ  
شاہی  
صاحب

5

1

■

100

100

1



100

10





في النفس من ان نظام جميع الامور في العالم لا ينفصل عن نظام جميع الامور في النفس من ان نظام جميع الامور في العالم لا ينفصل عن نظام جميع الامور في النفس

چندین سال با وجود کثرت اعادی از اہل عناد و جدال الحزب او صیاف لہو حسین کی عبارت  
یہی قید و اینجائے با احترام آیات مبینات نشانہ روشن آئی از آہنا مقام ابرہیم و ان سنگی است  
کہ اثر قدم خلیل الرحمان بر آن بود و آن یک آیت است بلکہ چار آیت اول تا آخر آن سنگ از قدم ابرہیم  
دوم غرض قدم آنحضرت در تکوین سیوم بقای آن قدم متما و چارم محفوظ ماندن آن  
با وجود کثرت اعاد و آیت دیگری من دخلہ ہر کہ در آید در اینجا کان آما باشد ایمن از قبل و عا  
یعنی گنہگار کہ پناہ بخانہ آورده است تعرض از کوتاہ است تا مادام کہ در خانہ باشد انتہی  
الحاجہ تو اب بعد ادب شکر بہاد کو یہ عبارت تفاسیر محولہ الانکار کہ کوی بچی حضرت سلا  
طرح خاصہ لا ابرہیم فرامی کہ انہیں کہانی غرض یہ اوج صابستہ شامی کو یہی نہیں سوچی سیکنا  
بنام نامی شکر بہادری قسام نزل فی لکھی تہی کہ اس میں حضرت ہی منفرد ہیں وہ صریحاً  
وقوف سندانی اور شیخ کے تازمان تحریرتہ مر قو شکر مواتہا یہ جرات عظیمہ تاثیرش رہے کہ  
ان شکر بہادری اصلاحہ اقدیر اور روح بشیرتہ میرے نہ اندیش کیا اور امور ات ذی میں جعل کو  
کام فراموش ہو نعوذ باللہ من وسا الشیطان الرجیم چوتھی وہ جو ہر کہ اولف کسیر ہو کا عویم  
بہکانیکو دیا اہی و حاصل اسکا حسب ہر انی ریم دیات امانت تحت میں لکھا ہی محض ہو کہ باز اور  
غلط انداز ہی عبت کرب منہی عنہا ہی مضموال التمسو الحق بابا طر لا یو اللہ تعالیٰ عین کہ فی مل  
اہم مکتبت ایدیم و دل ہم مایکسو افسوس بلکہ ہر افسوس عبارت محولہ تفسیر کسیر ہر کہ خود  
شکر سے حاشیہ لکھی جاتی سی اور تحت میں اس کے نورانی اور عیس بیاطل اور لیس اور زانی  
سو تو را ہر لکھا آدمی طالب علم خیال کر سکتا ہی کہ عبارت محولہ میں بھی خاصہ لا ابرہیم صراحت  
نقش قدم نہا نہا کسیرت علاقہ نہیں کہ سکتا اور ہر فرد کی لئی خاصہ مر قو مقید نہیں بلکہ محمول  
اثر القدم فی الصخرۃ اور غرض الکتبین اور الایۃ بعض یغنیہ سنگ مقام دون بعض اور البقاء دون



سائر آیات الانبیاء بالجموع خاصہ پر ایم ہی نہ فرد افراد علاحدہ علاحدہ مقصود و خیال  
 کیفیت اسکی بلکہ علم ایسا غوجی خوان تک پر ہوید ہی اور بہر امانت و امر نہ کرنا فی حقانی سے  
 بہر متدین خیال کر سکتا ہی کہ با وصف تصریح آیات الیہ مر قور عبات کبیرہ مارک بہر ہی اکی یہ  
 مرد جہر لکت ہی کہ پس تفاسیر واضح گشت اثر قدم سنگ و بقا آن مدت طویل معجزہ مختصر پر ایم  
 اور علاوہ اسکی نفس ایک ذوق لاجلہ خود یہ تحریر مخالف ہی تخریر سابق سے کہ خود او لکیر ہی من کہ  
 اثر قدم پر ایم رنگ غوص آن زبان و بقا اثر آن زبان از خاصہ پر ایم است اور حوالہ دی ہی من  
 تفاسیر مر قور کا حکما نہر و نقلنا و نہنا غرض اظہر حکما تفسیر و کھافت نہیں تخریر عین گوی  
 احصا و شمار کی فاعبر و ایا اولی البصار بانجام و جو کلمہ ختم لا پر ایم کبیرہ مارک من ہی بوجہ  
 عدبہ و نفید مطلوب منکر نہیں کیونکہ بالجموع ان نام سو کو و خاتمہ لا پر ایم لکنت من احوالہ مجموع  
 و اسلی اثر قدم کسی ہی اکی کسی رنگ پر منافی نہیں چہ جا کہ نسبت بفضل ایہ خاتمہ لکھ سکتے  
 لئے مصححات مواضع شفا اور روایات متکاثرہ مر قورہ باب اول سی کسطح ثبوت معجزہ مر قورہ  
 متحقق حتی کہ خود صاحب کبیرہ بشہادت صاحب مجلس ظاہر و باہری حکام فی روایۃ القائلین اور  
 علاوہ اسکی نوید ہی اسکی خود تصریح صاحب کبیرہ کہ خام عبارت جو نہ منکر کے اور تحت آیہ ان ال  
 موجود ہی تجب کہ منکر و عور کستی من تفسیرانی اور تفسیر کا ادا دے دیکھا یا بھی نہیں یا  
 کے مضمون آیہ فتونون بعض الکتاب مفردون بعض کے آیکین کہو لکہ دیکین منکر یا د کہ  
 فضیلہ ثانیہ من ہی و نہ الا لقیہ علیہ اللہ و لا یظہرہ الا علی الانبیاء اتی موضع الحاحہ دیکین  
 غور کرین کہ یہی خبر خود لکبتا ہی سے تعلیم و اسلی اسکی کے تاری یا خصوصیت کے خاص منکر  
 ہی دوسرے بافتدیس و اتقدیر بہرین خاصہ مجموعی نہ ہی مراد لیا جاد تب ہی نفی معجزہ رسول مقبول  
 محض و نہ مقول سے کہو کہ کوئی عقیدہ فیر ہا مر ہا بضر کلام خود و عوام اہل کلام و دین مراد

سوار و طلاقات خاصہ ہو گائیں کہ سکتا بلکہ منکر فی غیث اپنی دیکھائی علم و ادب  
کو بہ لگوایا اور ہم وہ نیت علوم و فنون سے ملے ہر ایک پر ایام طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم و نظر  
میں پڑتی ہے وہ مابعد فی شئی و لا یوجد فی غیرہ یا ما یکشف بشئ ولا یوجد فی غیرہ یاد فرمانی  
و جدال عاسی جہانین ہو رہا وہی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جاریہ میں آجک یہ  
ہنیں خیال کہ خاصہ کی قسم پر عمل ہوتا ہی تھا کیا ہی غیر شامل کیا ہی اہل اکبر محل پر کس  
پر اطلاق کرتی مزید حقیقہ کس کو کہتے ہیں اضافی کس کو کہتے اگر مفاد میں مصداق تشریح جامی شرح  
بتدبیر و تشافیہ فضول اکبری وغیرہ بھی حافظ عالیہ میں ہو تو پس ہوگی میں پڑتی حیا فیضیاتنا  
موسنین معلوم کہ تعذیب و نصیر عامۃ للافعال اور بھی خاصۃ للتفصیل کتاب صمد میں موجود وہ حضرت  
اکس بات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب تدبیر فی راہ الاقدام علیہ میں مصداق تشریح و محققان ہند  
و دعویٰ تحقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظ عالیہ میں ہو تو فخر نقطہ خاصہ یادوں سا  
پر انحصار مقرر و نہ الفہم العالی تجوز نظر مانی او قطع نظر اسکی یا اینہم دعویٰ فضل و علم یہی نہیں کیا  
کہ خاصہ کے معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس ختمہ ای فضلہ فاہم و تدبیر مار فطن اس کلام کا  
نظام کیفیت اوٹھا سکتا ہی و نہ الفضل لمن خدامہ تعا با قرار معجزات نبیہ فضل المرسلین  
قال اللہ تبارک تعا ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء تیسرے منکر ہمار کو پہلی یہی خبری کہ مقام ابراہیم  
کو آیات کثیرہ وارد ہوا جس میں کتب پر بعض جگہ لفظ خاصہ نہیں دیکھا ہی نصیب خود جامع بین  
بلکہ قول بعض ضعیف حتیٰ کہ بعض قرأت میں قیامت مبنی ہی چنانچہ خود تفسیر کبیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما  
وغیرہ اور تفسیر دشور میں ابن ابی السبیہ اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ آنکان  
بقدر قیامت مبنی مقام ابراہیم چنانچہ حدیث صحیحہ و بھی تعبیر مقام آیات کثیرہ قبیل کر کے بعض ضعیف  
کر کی لکھتے ہیں اور بعض فطن پر تبصر میں بیان سے سی بات ظاہر لیکن اینہم عقل کامل اور سمیع

سید محمد علی بن ابی طالب  
علیه السلام





وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ فَتُفْثِنُ فِيهِمُ الْغُلَامَ الْمُرْتَدَّ

این کتاب را در سال ۱۳۰۲  
 در شهر تهران  
 در روز ۱۵ بهمن  
 در ماه ۱۲۰۲  
 در سال ۱۳۰۲  
 در شهر تهران  
 در روز ۱۵ بهمن  
 در ماه ۱۲۰۲  
 در سال ۱۳۰۲



تو صاف واضح ہو گیا کہ غرضیسی مراد ما خاصہ مجموعی ہی یا خصوصی یا فضلیہ فاعلہ و مفعولہ و  
 یا مجموعی و قلم نظر ان تمام مراتب کے شکر لازم ہی کہ سند دعویٰ خاصہ لا براسم و مضموم  
 اور دعویٰ کسی حدیث و راخبار بھی بل بسا اید ضعیفہ تا یکی صحاح اخبار یا تابعین یا  
 و دیگر قہا اتفاق اہل حدیث و فقہ سوافین قواعد فقہیہ اہل حدیث پیش کری تہہ بسیار اسے  
 محمولہ بر غرضہ تو ادسا سوید نہ ہوئیں اور نہ ہی جب کہ حسب عودہ سند بطریقہ محدثین نہ کر  
 جلد بہ ہی اور کلام مشککہ حاصل نہوای نہ کہ کا کیوں کہ بموجب اسناد و صحاح متلین و  
 محدثین اور تفاسیر کثرہ مصرعہ باب اول نموت معجزہ و قور با جہ ختمی کا منشی ت و محقق  
 جہتی تہہ دعویٰ کہ کسی مغیرہ میں ذکر اس معجزہ کا نسب یا حضرت نہیں تا و انقباضی نظام  
 کرنی کرنی تھا سیر بر منصف کو چاہے کہ تفسیر عثمان اور تفسیر طوطوسی تفسیر تعلی و تفسیر  
 تفسیر کشاف الہ اسار تفسیر عکرمہ میں کی عبارات مصرعہ باب اول تو منکر کو دیکھیں اور  
 باقی یہ کیا در ہیا جوابی کیا کیا جانا مانی کہیں یہ کی گریہ سی بسیار بنا جاتی ہیں  
 ملاحظہ ساسی کیا گزی کہ آگبی غنیہ میں در کہ کہل گیا تمام تفاسیر کالی و کیبی ادراک کلی  
 حاصل ہو گیا بسیار بسیار باید تا آخر شویہ ایسی دعویٰ کا یہ انجام ہوتا ہی اللہم صلی  
 و جمیع المؤمنین الختہ کہ باقی جو دعویٰ من افعال الفاسدہ یعنی جحد و جود و تبوت حجہ  
 سر قور نسبت یا حضرت یا تفسیر کثرہ و معتبرہ مثل تفسیر عکرمہ و غیرہ ثابت ہی تو اب جواب  
 ایک قول تفسیر عنہای عدم وجود و تفسیر کثرہ معلوم ہوتا ہی اور یہی اختصار مطلوب  
 اس شخصہ الکیا جانا کہ اگر صاحب ایک دفعہ تصدیق معجزہ فقہر قدم اخفرت اس مقام پر نہیں  
 تو کچھ بہرہ خلل نہیں اس محل پر زکاشی و دوشی موضع یا بجا الی البیان کل بیان استل تو وہ  
 فی الغایہ و الغایہ نہ نہ ہونا خود مانگ بل کہل ہے کہ نہ کوئی مغیرہ بیان دعویٰ یا اختصاص

معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہین کرتا اور اگر باطن و الشک فیہ یہی کہتا اور اتفاقاً تو  
معجزہ نہ گذشت ہی ہو جاتا تب ہی کار و حکم بعد ثبوت اسکی کہنی کے قائل مانع کا کام نہیں  
ہو سکتا تھا لا محال عدم وقوع علیہا اور مثال سپودھنہ السقل کیا نقلنا عن الحق الدیون  
توصیل المرید الی المراد فی ذیل الروایۃ الاحد والتشیین یعنی اختلاف جسے بر خلاف طریقہ است  
قال الامام النووی رحمہ اللہ ما اختلف الروایۃ فی القصة الواحدة فذلك محمول علی ان بعضهم  
لبعضهم نسبی وہ جائیکہ مقام مذکور میں معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلا کلام ہی نہیں بلکہ انحصار ہی بات  
خاصہ کا قوت تائید و اعانت غایت ادنیٰ کیے تب منکر کے لئی کافی اور عین موجب یہ دعویٰ کسی  
معجزہ نقش قدم رسول اکرم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر ہی نقش قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقع ہوا  
**قولہ** انسق کلام الخ انول سر باز و اور تمسح سو بوجوات عدیدہ قدر و درجہ اول  
انحصار معاکر اذا حسب عوہ منکر ممنوع اور تقدیر سے تاہرین کتب بلا پر مرید ایوگا کا ادا  
متعددہ کے لئی اور چند طرح سے متعل ہوتا ہے ایہ ہوتا ہے سیکو چور گراپ روئے از رادہ جو  
بازیکی خاصہ ایک بات پھر کر او سیکوشل خاطر ابراہیم تعبیر کرنی لگی مقام عبرت ہی تاہرین اتفاق  
برزیدہ ایوگا کہ یہ پانچویں شق ہی جو سیوطی رحمنی لکھا ہے فی مسخ خالف ان الخ کہ منکر کہا  
فی نسخہ و یا نہ دار کے لفظ خاص کو مثل غور الی الکعبین مضموم کر لیا تاکہ تمام آیہ و سورہ کے  
میں ہر ایک کلام سیوطی "ضعف قول ابن عصفور پر وال ہی اور خاتمہ بنی غام میں جو  
لکھے ہیں قد تالی اذا زایدہ و مرثیاء فرید الاطلاع فلیرجم الی کتب البیان فیہا الی والا  
سیوطی المناہجہ و التدریج دومری کہ منکر لیس ملاہ اہل حدیث و ہرگز ظاہر نہ  
ہیں نہ کہ انسق کذا اسی ظاہر کر کے زمین صحابہ صحیح جیسے محدثین کے کلام کو معاذ اللہ  
عدم اعتبار تعبیر کرتا ہی خلف بتہ جمیع المونیین من ہذہ المرصہ الوساوس و در حقیقت یہ حال

32



قال فظنر الله اني اكون من الصلوة الى ان ياتي في بيته في ابيته  
الصلوة على من قام الى

[illegible]

شقان با کلام خدای عز و جل در رسول ذی الالہام و صی بہ کرام و معبود ائمہ عظام ہی قریب  
ظاہر ہوگا کہ اذا آیات و حدیث اور کلام فقہائین بہ نسق کذا فی کتب مستعمل بلکہ یہ ہے کہ  
اثر معجزہ ہی کہ منکر ہوا کہ زبان قلم پر وہ کلمہ جاری ہو جو خود غیب سے نازل ہوتا ہے اور طوق کردن اور  
و بال جان منکر ہو یعنی اہل نفاق و تکبرین اور منکر حوشہ یارین اور غور کریں خود آیہ اذ انتم  
فی الصلوۃ الخ من کہ اگر ایسے کثرت وقوع اور افادہ عموم اور مفاد کلمہ مدعوہ اپنی خیال فرما  
ہیں اور حذف و تقدیر کا چھپس پیش نہیں خیال کرتی تو پہلی برقیام صلوۃ کی لئی مفاد کلمہ عموم  
فرضیت و ضوابطی قائم کریں اور خارق اجماع ہوں بیجا جو پیش من آوین بسیار سفر ہا  
یہ نہ جانا کہ حدیثی انتم محمد تون یا من مضاجعکم یا محمد بن عبد المفسرین و فقہاء محدثین مفاد  
اس طرح بیابانی خرقا للعادة یا علی طرقت المعجزہ وغیرہ کلمہ کذا فی حدیث و تکبرین کہوں کہ  
بضاد من والمعنی اذ انتم الی الصلوۃ محمد من الخ اور تکبرین اپنی محاورہ تفسیر سے من اذ انتم  
الی الصلوۃ کی بجائی چون بر خیزید برائنا ز و شامحت باشد اور تکبرین نصیحتات و تشریحات  
شرح و تفسیر ملتزم من معنی ملتزم از ہم انعام انتم محمد تون بعضے یوں تعبیر کرتے ہیں اذ  
انتم من مضاجعکم و ہو کنا ی عن التوم و التوم من قیل احدث بالجملین اسکی تصریح علی بن ابی طالب  
حدیث تحت مرویہ حافظ زہری حکامہ فی الروایۃ انہ کان اذا شئ الی قولہ ای ضربا للعادة  
بلکہ حدیث مدوح بہنیکر حبیبو نمکی صنف اشکائی انی ہسان العیون میں دفع دخل کر گئی میں کہ وہ  
حدیثوں ہی تصریح کرتی ہیں و لم یکن ذلک شائے فی کل حیثیۃ علیہ الخ جیسے روایات معجزہ  
کچھ مختصر صحت اذ انہین بلکہ سیری حدیث و روایات بدون کلمہ ذالکی ہی متعدد و مشکوٰۃ  
میں حکامہ فی الروایۃ الثانیہ عن حدیث الی بکر القصدیق ذی الروایۃ الثانیۃ و اسبابہ وغیرہ  
الروایات الکثیرۃ المصرحہ فی الہا دل جو نہیں تکرار اور کثرت وقوع میں ہی معجزہ نہیں کیونکہ ظہور

[illegible]





بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الطاهرين

مسألة ثالثة في الوضوء مشكوة شریف میں ہی جاریہ بن زید بن ثابت سی قال اصل نظر علی زید

بن ثابت تھا لوالہ حدیث رسول اللہ قال کنت جاریہ فکان اذا نزل علیہ الوحی یسبح

فکنت فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرنا معنا واذا ذکرنا الآخرة ذکرنا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرنا

معنا فکل هذا احدکم عن رسول اللہ رواہ الترمذی کمال توفیق کہ منکر فی اذا جاءہم حکمتہ او

ان نصیحتہ سنیہ تو یاد رکھا اور اذ اصابتہم نصیحتہ اور ان ردنا الا احسانا اور ان نصیحتہ

اور ولسن اصابتکم فضل و انہیں دیکھا یا یاد رکھا صفت شیا و غایت عنک شیا و الیل

النساء و کرنگی کہ شہر خان کنت لا تدری قتلتک مصیبتہ وان کنت رسی بالمصیبتہ محو منکر فی

حکم تر از گشت پید کیا بلکہ صاحبان فن غفلت حاصل میں تیرا گشت ہے زیادہ تر کیفیت چرا

منکر و ٹاسکتے میں اب کوئی پوچھی منکر یا دور کہ یہاں جو مدخل ان یعنی درایت و عدم ایہ ہر دو

حکما و وقوع ہی حقیقت میں یہ بھی کمال الیہ منکر اور عین اثر عجز ہی کہ شعر نہیں ان قلم درایت

و دیکھی کہ خصم کا بال کا ہوا اور خود طاعن محل دل کے حق میں تیرا برآوردہ جو جادو نامہ ہر ملک

و قس ملی ہزار یا صغیرہ ان جو کس لیس امثال اذاکا کار بند ہو میں شرح ماتہ عامل خوان یک ہی

جانک کہ محض نورانی اور ہو بازی اور حکیم زندگی پر ہی جو تعلیم جلا دل طعن بازی

جلوٹا نیکو معاذ اللہ غلط کہتی میں خود اظہار لی نصیحتہ اور جمل یا تجاہل ہے اور سودا بی ہی باخدا

زیرین جب صحاح گویند الیہ مشکوۃ روح ہارین کتب بلا و معیار ہو یاد پر کجست یا تخفیر و قس

سی نہیں بالضرر اگر جلا اولیٰ بخیر صحیح ہی ہوتا تو ہی جلا نایہ بیان فی صحت نہیں ہو سکتا کیونکہ بیان

اور نو تائید میں عالمی کف و فاسد و منشا فرید الاطلاع فلیحذر الی غسانی حواس کی اور جو

انصرم عنہا موت کہ انہی میں ہر عقل قسم ہر مات صد جوابانی ہر ایک کا خیال رکھا

بہتری کلمات انہی منکر اور عام صحت و ہون از قف نصیحتہ و نور نصیحتہ ہر انشور میں

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الطاهرين

سو حرر اعلیٰ الطولت اب جیسے لزوم وجوب عقلت اور انجا ذکر کت خاص نقش قدیم مبارک دافعہ میر  
 شہر علی کو مختصر الکتب ہی کہ ہر مومن سلمان کا گوی سول منان پر تعظیم و تہرک ضرور اور لازم ہی اور  
 تو میں باعث بلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلی و محمدین موعین و غیر ہم کی کتب معتبرہ و جو جو  
 اس قدیم شریف کتب کی شیوع و تواتر یونہی ہی اور محمدین علیا سلف خلف زیار تکو جہا و تعظیم کرتے  
 ہی و ذہب اللہ کا ان المسلم الموقن ملک تو میں انکار و جھوٹ ناپی کیچہ تہو رسی کتب معتبرہ ہی بطریق  
 نمونہ از خود اختیار بر و کار لاتی ہی اول طبقات حسامی کتاب معتبرہ و معتبر سے یا ایدل میں عبا  
 ضروری نقل کی گئی یا ذکر فی چاقی کہ ذکر یہ سلطان فیروز شاہ میں بعد حال فتح خاکی مرقوم  
 کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر وی در ہامہ رست و بالا قبر وی نقش قدیم معظم آبی سرور  
 و دوسر کتاب طویل بقدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین احمد بن محمد صالح قدس الحسینی میں بحوال  
 خواجہ محمد باقی باقی کہی کہ مرقدہ منور ایشان دلی نزدیک قدیم سول واقع است یسری حضرت  
 میں مقامات حضرت مجدد الف ثانی میں تصنیف مولیٰ بدر الدین خلیفہ حضرت مدوح مکاشفہ اخیر  
 مرقوم کی وقت بر آمدن ملی بزیارت قدیم مبارک سیات پناہ شریف گشت آبی کہ مجاور ادر قدیم معظم  
 می اندازند بدین دیبا شید و گریہ دست داد و از انجا بمشرف حضرت گشت چوتھی زبدۃ المقامات  
 و البرکات الاحمدیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولیٰ خواجہ شمس احوال حضرت خواجہ باقی  
 میں کہ بتقریری بایاران بآن موضع رسیدہ انکار اتوش کردہ و خواستہ دو گانہ گذارد و بود و خاک  
 از آن موضع پاک بر امان ایشان چسپیدہ بود و بزبان شریف رانند کہ خاک این موضع دانستہ باشد  
 لاجرم ران مکان قد گاہ حضرت سیالت است و نزدیک شاہ راہ آتشا اعلیم ارشاد رانج و ایشہ  
 یا بخوبی منتظر است کہ این جہاں حضرت باقی باقی کی قبر و دلی متصل قدیم شریف چہی مراد آفتاب  
 میں چاہا انوار دلی باقی میں کی در شاہی حجر دفات نمودہ متصل قدیم شریف و فن شدہ ساتون کتب

فمنهم من لم يزلوا يفترون على الله كذبا كبيرا



حسامیه من کمال بسط و تحصیل سیح حال فغان فتح خانی و فتحه اربع من بی وقتیکه سلطان  
 بلازمت محمد دوم العالمین رفتن خواسته بود فتح خان در میان او سلطان عهده ماسک حضرت سرکار  
 بود تا کسی پیش از یکدیگر عالم بقاشا به آن نشان و الا نشان سپید او که از فتح خان در کوچه  
 واقف بود حضرت محمد و جمعیان و محبت یافتن ایشان به حضرت قطب المکرمن پیر پادشاه سوار شده  
 بسوی بانی پست شرافت و بوقت شام را آنجا رسید پس بر در خانه و عرش شتاب حضرت محمد دوم العالمین  
 که آهسته اندرون رفت حضرت محمد دوم و در حجره مشغول بود و محمد و شیخ زینا که از خلفا خام حضرت قطب  
 بود حلقه حجره در دست گرفته ایستاده بپایین می جنبید فتح خان پسریده دلیرانه درون حجره رفت  
 و دست حضرت محمد دوم را در دست گرفت ای پسر کجای میروی میخواستی که سلامت باز آئی گفت سلام میروم  
 و سلامت باز می آیم آنجناب فرمود اگر سلامت بیایی بیرون من پاره کنی و الا من حاجت ترا  
 پاره کنم فتح خان چون خواند این سخن قول بود دلیرانه درون حجره رفت و دید که حضرت محمد دوم  
 در استغراق انداخته فتح خان بپایین ایستاد پس آنکه کسی آنحضرت را خبردار سازد از زبان مبارک حضرت  
 برآمد که برادر فتح خان دشنه زین بوس نموده آمد همچنان محمد دوم زین را مست ایستاده به بد  
 یا شیخ چگونه سلامت بر آمدم فرمود ای پسر تیر بر بند رسید از اینجا خود قضا گرفت آمدی اما اعلی خود سلامت  
 میتوان رسید فتح خان گفت یا حضرت از زو من دل و جان بمن است بجهت من بمن بگوید و در دنیا  
 آمده بودم محمد و الهه که کریم شارت یافتیم نسبت شکفتیم و تازه روی از آنجا برآید  
 روان گشت چون نزدیک علی رسید زیر رختی فرزند خود را پیش گرفت و جادو بر سر او کشید جان بحق  
 تسلیم کرد چون بن خیر سلطان رسید عهده خود بجا آورد و پیش قدم مبارک حضرت رسالت نیامده  
 مصطفی بر سینه او گذاشت ابو جعفر شیخ علی دهلوی محدث این بیانی که بعد از غلط و بیعت و بیعت  
 و اسل زارت از تبریکه شریف مدوح و مکتب من بی نصیب علی و نظیر من بی بی بیات او سپهر

در این کتاب از حدیثی است که در آنجا آمده است که حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم فرمودند که هر کس مرا در این حالت ببیند و مرا در این حالت ببیند

و در این کتاب از حدیثی است که در آنجا آمده است که حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم فرمودند که هر کس مرا در این حالت ببیند و مرا در این حالت ببیند

در این کتاب از حدیثی است که در آنجا آمده است که حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم فرمودند که هر کس مرا در این حالت ببیند و مرا در این حالت ببیند

او سید کی بکلی حاجی بن گه کرده ز شوق پای تاسر آئی سوی مقدم پیر بوسی قدم پیر  
 اور مالی رخ خود بخاک آن پا خلقت کعبه می تازند زان اهل صفات فیض یابند آن  
 کعبه چو مقام دلی است زان کعبه خور نام دلی است نوین اخبار الاخیارین بحال و سید بزرگ  
 کی که وان فون من بکلی ای این دو سیده را در حرم رسیده قدم تریف حضرت عالم پناه دکن  
 انم و سونین کره العلماء تالیف حضرت شاه محمد اکرم قدس سره احوال حضرت خواجہ بابا اللہ مین  
 حضرت خواجہ باقی بابا مفعول همیشه بوقت شب در گاہ قدم تریف حاضر می شدند تا شب قدم  
 مبارک آن سرور مراقب میفرمودند تا آنکه کمال نظر و معنوی حاصل می شد پس حوائج آنجا تو لقا ملک  
 کامله نظر بر قصار بکشد گئی جسی یا بصیر منظور ہو کر تو این معبره مرقوم غیر من بکلی در علاء  
 اسکی جمیع فقہاء علماء و کمال خاص عالم اہل اسلام خلفا عن سلف بالاجماع فیض یابند ایت اور مستعدی برکت  
 خاص سرقدم تبرک کی رہتی حتی کہ عہد بادشاہ دین پناه اولی الامر یانی حضرت محمد اورنگ زیب  
 عالمگیر بادشاہ مین واسطی تالیف قناد عالمگیر کی جو مجسم ہو سب فیض اندوز خاک قدم اکبر صحت  
 بتی کینی انکار پر اسکی لب بلا یا غرض از نظر بر ہی قدیم اور حدیثا اگلی مجسم مین خاص عالم با کمال  
 عظمت و اکت بر جوری مین شیما زمانہ قریب یک قدوة المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی درویش شاہ  
 عبد العزیز مودالدا جہاد جمیع برادران جلیل القدر انبی کہ میر پریان سو کو اسمعیل صاحب ہی حی خود  
 مولوی اسمعیل تک اسکی صیغے منکر نہیں ہو بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک مین قدم مبارک کی بشود  
 حاضر اور گویا رجوع ہی سو کو اسمعیل کہ ایس با بونہر قشہ دیت نام زد مین اوکی بقولہ یا  
 وغیرہ موجود مین بر نصف صاحب بیان کہہ سکتا ہی کہ کہین انکار اس معجزہ کا یا خاطر مین تمام سال  
 کا گویا یا خدو صا پنا و نگا بلکہ سب لوگ و ان جانہ ہو اور دیر مین ہی ایہ ہزار لوگ دیکھی ہو  
 زندہ مین جناب نیشاہ و غیرہ صاحبان راہ صاحب حضرت ابستاد ہر جہ کے اور شاہ رگاہ مین موجود

درویش مولوی رشید الدین صاحب غفرلہ

(Marginalia in Urdu script, mostly illegible due to extreme cursive and overlap)



ہستی و راوی ہوی اس بات کی کہ حضرت مولیٰ علیؑ بعد حصول ریاست و تبرک یہ معجزہ آفرین  
 یہ ایقہ گاہ مبارک خادش رضوان شد چہ عجب روح الامین ہم ہر دیش در باشد و قس ہذا  
 جناب مولیٰ رفیع الدین غیرہ بکمال خضوع و خشوع اس قدر مگاہ میں سر فرو ہی مولو ہم جس  
 خاص و ان جو درس فرما ہو بجز تعظیم و تکریم البتہ ہلا یا لبتہ و عذو نصیحت اگر کرتی ہی تو علم ہر  
 امور بت بدعت آیات کی کرتی ہی آوردہ و غیرہ کتب حرام کتب سنیہ کو منع کرتی ہی سو  
 اس شکر نہیں کہ ہر عالم و ماہر کو یہ بات ضروری ہو ہم ہی امور بت ممنوعہ و محظورہ ہی ہمیشہ مانع او  
 مخدومین بلکہ عقیل فہیم پر ظاہری کہ یہ منع ہو تو اس سبیل دودہ و غیرہ کتب حرام حقہ مبارک میں ان کی  
 تعظیم و توق خاص ہم مبارک ہی انکاصل کہ حقیقت اجتماع جمیع علم اسکی عظمت تبرک ہر تواج  
 شکر منظر انکار ہر قدم او شاننا صراط تقسیم اجتماع حقیقت باتہ او شاننا ہی یاد رکھیں شکر جو  
 قال اشیر ان عالم الحرفی ہی حکم تیر بازگشت پیدا کیا و قس ہذا جو تقریرات شطحیات اس قسم میں  
 وہ بیجا مشورہ جو تیرے شکر کی جو نسبت تحریر ہر شہر زاوگی فتح با سلطان فرورہ و اسطی بکائی  
 عوام کے حقیر طرف کی ہی کہ یہ بیتان جیسے بیتان صاحبان نقایا حسنی جو اہر بیضا داد صاحب  
 سواب ہر بتا قہم لغفر وارحم اور یہ جو ہو کالتبکاف تواریخ اور مجبولیت رسالہ سازار او  
 سفر الہیہ اسطی بکائی عوام کے شکر کی دیاسی او عبا رہا طول طول سی محض تفسیع کا فذ و داد کو  
 کام فرمایا ہی حرد اللطوائہ اتنا بس کہ تیرا جو عوام ہی ان کو جتنا جابین بکالین محفل ہا  
 ہی بہتوں ہی نصیحت ظاہر کرتی ہیں اتنا نہیں کہتی کہ اختلاف سنی یا بخونگی کہین ہا ششی لاشی  
 تصور کیجا سکتی ہی جس ہو خلیو تواریخ رد الکی محمد قہم سر ہو پنچ ہو وہ اسنے کے اگر ایسے خلافت  
 ایسی ہو کہ ہر دکانہ لائی میں توکل کو لبب اختلاف تواریخ دعوات انہما ہا انان کھڑے شکر  
 ہو حادگی یا او حوصلہ امور میں اختلاف تواریخ ہی سے انکا ضرور ہو کا اگر انکی ایسی مفرقا



کا حرف جواب لکھا جاوی تو بحث کا بطول پونہ پچاسی اسٹکی اوس رہ گذری درگاہ ہی مختصر  
 ہا ہر تاریخ و سیر پر فی بصیرتی اور موکی بازی بلاحظہ کرتے تاریخ مرقومہ بالا اور علاوہ انکی خود  
 کتب محولہ منکر سی ہو یہ اہوگی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکھ سکتا ہے اور مکان توفیق میں تو ایچ  
 مختلف آیت و حضرت محمد و کم یا اختلاف سنین کے تکرار آیت حضرت محمد کو خیال کر سکتا ہے اور  
 وقوع حج ہفت گاہ ہر بات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی سال واحد کا سبحان اللہ حال ہریت حضرت  
 منکر یہ ہے کہ مقررہ اپنی اسے ایک سارہ تراش کر قایم کر دیا جسکا پتا پھر صفحہ خاطر منکر یہاں کے  
 کہیں پایا جاوے کہ حقیقت وہ سیر نامہ ہی اور اور سیر ہی غلطیاں اور زلات جو عبارت عالیہ میں  
 واقع میں وہ ہم سہوگت اور چونکہ نظر عنہ المقابله یا نقص طبع خیال کر کے نقص و گرفت ہر ایک  
 امر پر خلاف عقود کرم جانکر در گذر کرتی ہیں بالجمہ چونکہ مختصر اردو اس اور ثبوت مطلوب میں  
 جو جو امر ضروری سو لکھتی لٹی اور در حقیقت مخرجات لا طایہ منکر میں جواب ہاں شاد و کی تمام  
 و بحال قسری تصریحی نفسی عقل فہم حاصل کر سکتا ہے سوا چند قبیہ و فواید ضروری و اسطی  
 قبیہ و ہر بات منکر اور جمیع خواص عوام کی مختصر لکھتی ہیں تفہیم آیت ہر بات ہی محمد و آلہ الطاہرین  
 صلوٰۃ علیہم و علیہم السلام و علیہم السلام نو یاد رہی کہ امانت انحضرت کی اذنی طرح سے ہو تو مورث  
 کفر ہی یا در مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ شاید شرح و قایہ لکھا گیا قد اجتمعت علی ان ان  
 نبی الخ اور غور و توشیح مصرعہ تعظیم و تکریم اتنی علماء و محدثین کے زبہن ہر ایک مرقومہ البصد  
 کی تو اب عدم تکریم کے تو میں صاحب انحضرت کی اور گذر بات ہی بزرگوں و علماء و مجتہدین اہل بیت اور  
 اجماع ہی اور از روی نص و دلائل و کمین تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ یقین حصول ثواب  
 تو میں میں ہر انری جرم اور کفر یا در ہی سزا خاں ہا ہی کہ جو شخص موی کی انحضرت کو قہر مویک  
 تبصرہ کسی یا کہ دو کو با وصف پسند خاطر ہی انحضرت یا پسند کسی تو ہی ہی حال ہی ہر نفس کہ

جو کہ سیر پر فی بصیرتی اور موکی بازی بلاحظہ کرتے تاریخ مرقومہ بالا اور علاوہ انکی خود  
 کتب محولہ منکر سی ہو یہ اہوگی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکھ سکتا ہے اور مکان توفیق میں تو ایچ  
 مختلف آیت و حضرت محمد و کم یا اختلاف سنین کے تکرار آیت حضرت محمد کو خیال کر سکتا ہے اور  
 وقوع حج ہفت گاہ ہر بات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی سال واحد کا سبحان اللہ حال ہریت حضرت  
 منکر یہ ہے کہ مقررہ اپنی اسے ایک سارہ تراش کر قایم کر دیا جسکا پتا پھر صفحہ خاطر منکر یہاں کے  
 کہیں پایا جاوے کہ حقیقت وہ سیر نامہ ہی اور اور سیر ہی غلطیاں اور زلات جو عبارت عالیہ میں  
 واقع میں وہ ہم سہوگت اور چونکہ نظر عنہ المقابله یا نقص طبع خیال کر کے نقص و گرفت ہر ایک  
 امر پر خلاف عقود کرم جانکر در گذر کرتی ہیں بالجمہ چونکہ مختصر اردو اس اور ثبوت مطلوب میں  
 جو جو امر ضروری سو لکھتی لٹی اور در حقیقت مخرجات لا طایہ منکر میں جواب ہاں شاد و کی تمام  
 و بحال قسری تصریحی نفسی عقل فہم حاصل کر سکتا ہے سوا چند قبیہ و فواید ضروری و اسطی  
 قبیہ و ہر بات منکر اور جمیع خواص عوام کی مختصر لکھتی ہیں تفہیم آیت ہر بات ہی محمد و آلہ الطاہرین  
 صلوٰۃ علیہم و علیہم السلام و علیہم السلام نو یاد رہی کہ امانت انحضرت کی اذنی طرح سے ہو تو مورث  
 کفر ہی یا در مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ شاید شرح و قایہ لکھا گیا قد اجتمعت علی ان ان  
 نبی الخ اور غور و توشیح مصرعہ تعظیم و تکریم اتنی علماء و محدثین کے زبہن ہر ایک مرقومہ البصد  
 کی تو اب عدم تکریم کے تو میں صاحب انحضرت کی اور گذر بات ہی بزرگوں و علماء و مجتہدین اہل بیت اور  
 اجماع ہی اور از روی نص و دلائل و کمین تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ یقین حصول ثواب  
 تو میں میں ہر انری جرم اور کفر یا در ہی سزا خاں ہا ہی کہ جو شخص موی کی انحضرت کو قہر مویک  
 تبصرہ کسی یا کہ دو کو با وصف پسند خاطر ہی انحضرت یا پسند کسی تو ہی ہی حال ہی ہر نفس کہ

یا در مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ شاید شرح و قایہ لکھا گیا قد اجتمعت علی ان ان  
 نبی الخ اور غور و توشیح مصرعہ تعظیم و تکریم اتنی علماء و محدثین کے زبہن ہر ایک مرقومہ البصد  
 کی تو اب عدم تکریم کے تو میں صاحب انحضرت کی اور گذر بات ہی بزرگوں و علماء و مجتہدین اہل بیت اور  
 اجماع ہی اور از روی نص و دلائل و کمین تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ یقین حصول ثواب  
 تو میں میں ہر انری جرم اور کفر یا در ہی سزا خاں ہا ہی کہ جو شخص موی کی انحضرت کو قہر مویک  
 تبصرہ کسی یا کہ دو کو با وصف پسند خاطر ہی انحضرت یا پسند کسی تو ہی ہی حال ہی ہر نفس کہ

یا در مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ شاید شرح و قایہ لکھا گیا قد اجتمعت علی ان ان  
 نبی الخ اور غور و توشیح مصرعہ تعظیم و تکریم اتنی علماء و محدثین کے زبہن ہر ایک مرقومہ البصد  
 کی تو اب عدم تکریم کے تو میں صاحب انحضرت کی اور گذر بات ہی بزرگوں و علماء و مجتہدین اہل بیت اور  
 اجماع ہی اور از روی نص و دلائل و کمین تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ یقین حصول ثواب  
 تو میں میں ہر انری جرم اور کفر یا در ہی سزا خاں ہا ہی کہ جو شخص موی کی انحضرت کو قہر مویک  
 تبصرہ کسی یا کہ دو کو با وصف پسند خاطر ہی انحضرت یا پسند کسی تو ہی ہی حال ہی ہر نفس کہ



بقدر مدح کا قصد انہدام اور ہم لیا ہی با مانت عدم تبرک معاد لیس جو پوہی و  
 ف یوری کہیں کچھ ہی تبرک خضر کا ہونا، ومان تار اٹھائیکہ کا ہوں محمد راوی جامع المعجزات میں لکھتی  
 میں روی ان بکر اخذ شعریں من لحنہ النبوی وضع فی بیتہ تبرک کا فصح ابو بکر بن بیتہ صوت القرآن  
 با حسن الاصوات و طلب القاری لم یکد احد حتی اتی الی موضع الشعرین سمع القرآن عندہما فجاہ  
 الی النبوی فاخبرہ بذلك قال یا ابوبکر اما علمت ان ملائکہ حکموا علی شعری یقرؤن القرآن عندہ  
 ف قاضی عیاض شفا میں کہتی ہیں قال یحق بن ابی نعیم الفقیہ ما لم یزل من شان من حج الضرور بالمدینہ و قصد  
 الی الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ و التبرک برویہ روضۃ و منبر و قمر و مجلیہ و ملاس مدینہ مولیٰ قد  
 و العمود الذی کان سیدہ الیہم پیشای قاضی عیاض میں کان بن عمر یضع یدہ علی المنبر الذی علی  
 رسول اللہ فی خطبہ تم یضع علی وجہہ الحاصل کہ عبد ابن عمر آنحضرت کی منبر پر ہاتھ کہتی ہیں پھر منبر  
 کہتی تھیں جس منبر پر حضرت تھیں قدم کہتی تھی عبد بن عمر کا اس منبر پر ہاتھ پھر کرانی ہونہ پر ہاتھ پھر  
 ہی صاحب عینی شامی صحیح بخاری حدیث کان قدح شرب فیہ النبوی الحدیث لکھتے ہیں فیہ دلیل ان اللہ  
 من قبلہ و اینتہ من باب التبرک الحاصل کہ تعظیم تبرک ابرہس چر کا جسکو کوئی عضو خضر کا لگا ہو  
 یا خضر کا کوئی بائیں اذر و ایمان کے موجب تبرک است صحابی دقت علیہ از صادر آیات صحیحہ و اقوال  
 صحاح انبی محل پر بطریق محمد من ثابت و تحقیق ہی آنحضرت کی تبرکات سی حصول برکات مانور اور موسو  
 او فی حال غفار ای اور کتب صحاح ہو یا کہ فرمایا آنحضرت کی کہ علیکم بسنتہ و سنتہ خلفائے الراشدین الخ  
 تو تبرک ایسی تبرکات سی سنت صحابی اور یا موسو یا او منکران باتوں کا اور امانت کنندہ مرد و مطر و  
 ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک مدینہ منورہ کو رو کہوی تو قابل درستی گانگی بی قال القاضی فی الشفا  
 قد افضی الیک فی من قال تریۃ المدینہ و یدہ بضر یا ثلاثین درۃ و اجر لک فی تحقیق فتوایا امام مالک  
 یحییٰ و اس شخص کے کہ کہا اسنی خاک مدینہ کی و دی ہی ساتھ ہمارے میں توں کے اور حکم کیات قید او کے

(Extensive marginalia in Urdu script, including commentary and additional text, covering the left, right, and bottom margins of the page.)



۱۲۸  
 یہ عجیبی منکر بنیاد سی کھلت اور فضائل و مایع اور انما بركات مثال نعل مبارک اور و  
 مبارک اور پر تقدس است بلکہ صفات قبولہ بعض بعض خطا را شدین جو کتب محدثین میں بہ پری میں  
 منکر کی نظر نہیں گذرین یا تجاہل منطوری ہم اگر تہواری تفصیل ہی انکی کہیں کتا طیل پری سار سار  
 ہو سکتی ہم مختصر اشارہ کردی میں جس باب حق کو تفصیل دیکھنی منطوری تو مثال نعل کا حال خاص  
 مقبولہ منکر اذ فتح المتعال وغیرہ کتب مسطورہ میں دیکھی اور یا تفصیل و تصحیح جمیع امور منکر مثال  
 مرقومہ شرح اسامی محدثین سلف و خلف جنوں خاص و کتب قبولہ مقدسہ سابقین کتب فخر شیرازی  
 فاکہ اور ایضات محدثین حلیل القدر مثل عثمان بن سبط اسحق بن عیسیٰ حافظ بن زبالہ و حافظ  
 زبیر و حافظ یحییٰ در طہار بن یحییٰ ابن فراس و شیخ محمد سمہودین ملاحظہ کری ان کے بقول  
 قبولہ مقدسہ سابقین اور ابو زید بن شیبہ و شہری و حافظ یحییٰ ابن زبالہ ابن عساکر و مرعی وغیرہم صورت  
 حجرہ شریفہ بنائی المختصرہ شیخ مرقومہ تصدیق مرقومہ فواید ذلک الحکم نقل عبارت ضروری حاجت  
 نظر بر تفسیر منکر حاشیہ بر لکھوی جاہی علاوہ اسکی کتب الاکتفا فی معاری المصطفیٰ و الثلاثة الخلفاء  
 کتاب فی الحج الصمیم اور کتاب قبولہ فعل القدم المحمدي اذ فتح المتعال مساجد کے خاتمین یکمال بسط و  
 تحقیق و ثبوت تخطیم مکریم تبرک تقبیل یعنی جو مثال نعل مکرم کاشل سائر انما علیہ صحابہ و تابعین  
 حفاظ محدثین فقہاء عظام سی سنا و حیدرہ اور و دوساوس منکر حبیبی خضر انکا ہی موجود اور تفصیل  
 محدثین احادیث صحیح کی مرقومہ ہی ملاحظہ کرنی چاہیں اور جو منکر کو یا اور سی بنی کو تفسیر انکا منکر  
 ایضات جناب فاضل اجل عارف اکمل نجمۃ الدور مولوی حسن الزمان صاحب المفاہاتہم سیاحت  
 قد شریف احمد میں دیکھ کر متنبہ اور مستفیض ہونا چاہی منکر کو لازم کی او کچھ نہیں ہو چکا لہذا یہی  
 مقبولہ میں دیکھنی شراوین کی تفصیل شرح موجود کہ جن لوگوں کمال نعل شریف نہیں ہو انہوں  
 نقل نعل بنائی اور سنا و حیدرہ سپہر جو دین ہی صاحب اب نہ یہ شرح مایع مثال نعل مبارک اور

یہ منکر بنیاد سی کھلت اور فضائل و مایع اور انما بركات مثال نعل مبارک اور و  
 مبارک اور پر تقدس است بلکہ صفات قبولہ بعض بعض خطا را شدین جو کتب محدثین میں بہ پری میں  
 منکر کی نظر نہیں گذرین یا تجاہل منطوری ہم اگر تہواری تفصیل ہی انکی کہیں کتا طیل پری سار سار  
 ہو سکتی ہم مختصر اشارہ کردی میں جس باب حق کو تفصیل دیکھنی منطوری تو مثال نعل کا حال خاص  
 مقبولہ منکر اذ فتح المتعال وغیرہ کتب مسطورہ میں دیکھی اور یا تفصیل و تصحیح جمیع امور منکر مثال  
 مرقومہ شرح اسامی محدثین سلف و خلف جنوں خاص و کتب قبولہ مقدسہ سابقین کتب فخر شیرازی  
 فاکہ اور ایضات محدثین حلیل القدر مثل عثمان بن سبط اسحق بن عیسیٰ حافظ بن زبالہ و حافظ  
 زبیر و حافظ یحییٰ در طہار بن یحییٰ ابن فراس و شیخ محمد سمہودین ملاحظہ کری ان کے بقول  
 قبولہ مقدسہ سابقین اور ابو زید بن شیبہ و شہری و حافظ یحییٰ ابن زبالہ ابن عساکر و مرعی وغیرہم صورت  
 حجرہ شریفہ بنائی المختصرہ شیخ مرقومہ تصدیق مرقومہ فواید ذلک الحکم نقل عبارت ضروری حاجت  
 نظر بر تفسیر منکر حاشیہ بر لکھوی جاہی علاوہ اسکی کتب الاکتفا فی معاری المصطفیٰ و الثلاثة الخلفاء  
 کتاب فی الحج الصمیم اور کتاب قبولہ فعل القدم المحمدي اذ فتح المتعال مساجد کے خاتمین یکمال بسط و  
 تحقیق و ثبوت تخطیم مکریم تبرک تقبیل یعنی جو مثال نعل مکرم کاشل سائر انما علیہ صحابہ و تابعین  
 حفاظ محدثین فقہاء عظام سی سنا و حیدرہ اور و دوساوس منکر حبیبی خضر انکا ہی موجود اور تفصیل  
 محدثین احادیث صحیح کی مرقومہ ہی ملاحظہ کرنی چاہیں اور جو منکر کو یا اور سی بنی کو تفسیر انکا منکر  
 ایضات جناب فاضل اجل عارف اکمل نجمۃ الدور مولوی حسن الزمان صاحب المفاہاتہم سیاحت  
 قد شریف احمد میں دیکھ کر متنبہ اور مستفیض ہونا چاہی منکر کو لازم کی او کچھ نہیں ہو چکا لہذا یہی  
 مقبولہ میں دیکھنی شراوین کی تفصیل شرح موجود کہ جن لوگوں کمال نعل شریف نہیں ہو انہوں  
 نقل نعل بنائی اور سنا و حیدرہ سپہر جو دین ہی صاحب اب نہ یہ شرح مایع مثال نعل مبارک اور

یہ منکر بنیاد سی کھلت اور فضائل و مایع اور انما بركات مثال نعل مبارک اور و  
 مبارک اور پر تقدس است بلکہ صفات قبولہ بعض بعض خطا را شدین جو کتب محدثین میں بہ پری میں  
 منکر کی نظر نہیں گذرین یا تجاہل منطوری ہم اگر تہواری تفصیل ہی انکی کہیں کتا طیل پری سار سار  
 ہو سکتی ہم مختصر اشارہ کردی میں جس باب حق کو تفصیل دیکھنی منطوری تو مثال نعل کا حال خاص  
 مقبولہ منکر اذ فتح المتعال وغیرہ کتب مسطورہ میں دیکھی اور یا تفصیل و تصحیح جمیع امور منکر مثال  
 مرقومہ شرح اسامی محدثین سلف و خلف جنوں خاص و کتب قبولہ مقدسہ سابقین کتب فخر شیرازی  
 فاکہ اور ایضات محدثین حلیل القدر مثل عثمان بن سبط اسحق بن عیسیٰ حافظ بن زبالہ و حافظ  
 زبیر و حافظ یحییٰ در طہار بن یحییٰ ابن فراس و شیخ محمد سمہودین ملاحظہ کری ان کے بقول  
 قبولہ مقدسہ سابقین اور ابو زید بن شیبہ و شہری و حافظ یحییٰ ابن زبالہ ابن عساکر و مرعی وغیرہم صورت  
 حجرہ شریفہ بنائی المختصرہ شیخ مرقومہ تصدیق مرقومہ فواید ذلک الحکم نقل عبارت ضروری حاجت  
 نظر بر تفسیر منکر حاشیہ بر لکھوی جاہی علاوہ اسکی کتب الاکتفا فی معاری المصطفیٰ و الثلاثة الخلفاء  
 کتاب فی الحج الصمیم اور کتاب قبولہ فعل القدم المحمدي اذ فتح المتعال مساجد کے خاتمین یکمال بسط و  
 تحقیق و ثبوت تخطیم مکریم تبرک تقبیل یعنی جو مثال نعل مکرم کاشل سائر انما علیہ صحابہ و تابعین  
 حفاظ محدثین فقہاء عظام سی سنا و حیدرہ اور و دوساوس منکر حبیبی خضر انکا ہی موجود اور تفصیل  
 محدثین احادیث صحیح کی مرقومہ ہی ملاحظہ کرنی چاہیں اور جو منکر کو یا اور سی بنی کو تفسیر انکا منکر  
 ایضات جناب فاضل اجل عارف اکمل نجمۃ الدور مولوی حسن الزمان صاحب المفاہاتہم سیاحت  
 قد شریف احمد میں دیکھ کر متنبہ اور مستفیض ہونا چاہی منکر کو لازم کی او کچھ نہیں ہو چکا لہذا یہی  
 مقبولہ میں دیکھنی شراوین کی تفصیل شرح موجود کہ جن لوگوں کمال نعل شریف نہیں ہو انہوں  
 نقل نعل بنائی اور سنا و حیدرہ سپہر جو دین ہی صاحب اب نہ یہ شرح مایع مثال نعل مبارک اور



بیان فوائد اور دلائل و اسکی جو تفصیل لکھتی ہیں لازم ہے کہ منکر جو دیکھیں یہ مختصر مقصود  
الاختصار گنی نشانی تفصیل کے نہیں رکھتا صرف مختصر اشارہ کافی ہے دیکھیں وہاں موجود  
کہ جو شخص شال نعل مبارک رسول اپنی پاس کی امان اسکو نبی بغایت اور عزت شیطانی و رسی اور عین رسد  
بہت اقوال نظم و شعر محدثین اکابریت کی طرح مثال میں نقل کئی ایک نہیں ہے یہی یا شیعہ المصطلح  
الروحی القدا المحرقاضی عیاض وغیرہ محققین ۶ حالات مثال شال نعل مبارک کی جو حضرت عائشہ صدیقہ  
کی پاس رہے انکی ہیں ام کلثوم کی پاس ہے یا محمد بن جعفر شریکے پاس تھی جو لکھتی ہیں منکر فی نہیں دیکھی ای  
عزیز شال نعل کے تعظیم و تبرک سے عبرت پکڑ خاص نقش قدم اور یہ نقش قدم جو کہ از رو حدیث و تحقیق  
تطبیق و یا گیا تو مطابق ہی پایا اور کسی شخص کسی شخص سے لایا اور کسی کسی شخص سے تعظیم و تبرک مرعی  
رکھا کما صخرہ یا پر نقش قدم تو میں باید تعظیم یاد رکھوں جو نفل سافلین کو پونہ دی گئی تھی یہ  
بیانی منکر کی حدت میں اس کی بیانیہ اسکا لازم ہے کہ باطل و اندراج کتب تغایر وغیرہ مصرعہ صدیقی  
انکاسی رجوع کریں اسکا مضامین علمائے مجتہدین میں یہ بات موجود نہیں بلکہ عین بات دیکھتے ہیں  
حال جلال الدین سیوطی خاص سیامین احوال جناب امام عظیم وغیرہ ائمہ مجتہدین عظام صد جگہ قابل عبرت  
اور با انہیں ہر استبداد پر نگاہ محض حسیہ جاہلیت اور کوہی خیال تھا کہ کسی تغایر و رواہ وغیرہ کتب میں  
یہ چیز نہیں ہو تھی کثیر سیام تغایر اور خاص اور غیر اکت معتبر سی دیکھ لیا اب لازم ہے کہ جلد و جہ  
کو کام فرمادیں کہ یہ قطع نظر تھا انکی انکار کے ہزار عام خاص و اچھا ہلا و ضلالت میں پرہیز آجکے  
زبان تری کل کو خشک ہو ابھی یہ غور و غفرت باہمی جاہلی رسد منکرہ کی نفی کو جلد کام فرمادیں تو یہ  
کو کار فرما جو خاک قدیم مبارک کو انہوں نے نکال دین اتنے نقش قدم پر ہر کرانی ہونہ پر ہرین آہستہ  
تہ مبارک کو تبرک سمجھیں ورنہ یہ ذریعہ کت کو یا لیتی کت تر با کتا یہی کام نہیں کیا و ما علیہ السلام  
دائرہ کلامنا و دعوانا الحمد للہ رب العالمین علی جائزہ قد رجع الحق الی مکانہ قولہ العلی المصطفی قد جاز الحق